REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-R.N.16/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۶ — REGD.NO.P/GDP-3. — شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BAD[R]

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر
بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر: خورشید ا[...]
نائب: قریشی محمد [...]

IA 3516

۲۴ ذ[...] [...]ہجری — ۲۰ ظہور ۱۳۶۶ ہش — ۲۰ اگست ۱۹۸۷ء

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sh
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نزیل لندن کے تازہ ترین مکتوب بنام محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی میں درج اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جملہ درویشان و احباب کرام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

بینک میں رقم رکھوا کر نفع لینا کیوں ناجائز ہے؟

[...] حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

[...] ۲۳ ظہور (اگست) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

(مرتبہ: محترمہ ثریا غازی صاحبہ)

س۔ بینک میں رکھوا کر نفع لینا کیوں ناجائز ہے۔ جبکہ بینک اس رقم کو تجارت میں لگا کر نفع دیتے ہیں۔ اور اگر یہ درست نہیں تو پھر تجارت کیوں جائز ہے؟

ج۔ فرمایا۔ یہ کوئی نیا سوال نہیں جو پیش ہوا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے مشرکین نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہا تھا کہ عجیب بات ہے کہ تجارت اور سود میں بظاہر کوئی خاص فرق نہیں لیکن اسلام نے ایک کی اجازت دے دی ہے اور دوسرے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر قرآن کریم نے اس کا مفصل جواب دیدیا تھا۔ آجکل جو اس قسم کے سوالات ابھر رہے ہیں کہ سود اور تجارت میں کیا فرق ہے وہ ان بنیادی اصول سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ سود کی تعریف کیا ہے؟ سود کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب رقم کسی سے رقم نقد یا دو اور رقم کے بدلہ میں کوئی جنس یا چیز نہ دو۔ اور نہ ہی کوئی چیز بدلے میں دی جاوے اور وہ رقم ان شرائط کے ساتھ دی جائے کہ یہ ایک معین وقت تک کسی کے پاس رہے گی قطع نظر اسباب کے کہ وہ کس طرح خرچ کی جاتی ہے اور اس میں لینے والے کو نفع ہوتا ہے یا نقصان۔ جس نے قرض دیا ہے اس کو ایک شرح کے مطابق پیسے زیادہ ہی لیں گے۔ اور جتنے وقت کے لئے وہ پیسہ دیا جائیگا اسکے مطابق اسمیں کمی بیشی ہوتی رہے گی۔ وقت اور شرح کا تعین سود کا ایک لازمی جزو ہے۔ یہ وہ سادہ سی تعریف سود کی ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں بیان کی گئی۔ اب جس معاہدہ پر اس تعریف کا اطلاق ہوگا وہ قرآن کریم کی رُو سے سود کہلائیگا۔ خواہ اس کے لئے کوئی بھی اصطلاح ایجاد کر لی جائے۔ جب کوئی شخص بینک میں پیسہ رکھواتا ہے۔ اور جو اجزاء کرتا ہے اس میں نقصان کے احتمال کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ رکھوانے والے کے پیسے نے بڑھنا ہی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بینک کا نظام سود کے زمرے میں داخل ہو جاتا ہے بینک کے ساتھ معاہدے کی شرائط کی بناء پر ہی اس کے جائز اور ناجائز ہونے کا دارومدار ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس قسم کے معاہدے کو قطعی طور پر اسلام کے منافی قرار دیا ہے بلکہ آپؑ نے ایک صحابی کو یہاں تک فرمایا کہ اس قسم کے سودے بازی کو بالکل ختم کر دیں اور خواہ کتنا بھی نقصان کیوں نہ ہو اسے برداشت کریں۔

اب اس کے برعکس تجارت کو لیں۔ تجارت کیا ہے؟ اس میں رقم کے بدلہ میں کوئی نہ کوئی چیز (commodity) ہوتی ہے۔ دوسرا

(باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابتداء سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیت ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

[...] پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

[illegible]

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ ظہور ۱۳۶۶ ہش

آزادی کی چالیسویں سالگرہ

آج ۱۵ اگست ہے اور اس وقت جبکہ ہم یہ سطور سپرد قرطاس کر رہے ہیں ہندوستان کے ۸۰ کروڑ سے بھی زائد عوام ان گنت خدشات اور ان گنت امیدوں کو سینوں میں دبائے وطن عزیز کی آزادی کی چالیسویں جشن منانے میں مصروف ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی صبح ہی سے لال قلعہ دہلی کے سامنے منعقد ہونے والے پُرشوکت و پُررونق جشن آزادی کا آنکھوں دیکھا حال نشر کر رہے ہیں۔ جس میں حسب سابق وزیر اعظم ہند کے قوم سے روایتی خطاب کو نمایاں رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ لال قلعہ دہلی کی یہ وہی تاریخی فصیل ہے جہاں آج سے چالیس سال قبل آج ہی کے دن آزاد بھارت کے ترنگے جھنڈے نے یونین جیک کی جگہ لی تھی۔ آج بھی قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم ہند شری راجیو گاندھی کے عقب میں ہندوستان کا یہ ترنگا پرچم اپنی اسی آن بان سے لہراتا دکھائی دے رہا ہے۔ قلعہ کے سامنے وسیع و عریض میدان میں بیٹھے ہوئے سامعین کے ہجوم کا وہی عالم ہے جو ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔ یہاں منتظرین نیلگوں آسمان کی وسعتیں بھی وہی ہیں اور صدیوں سے ہندوستان کے پایۂ حکومت ہونے کی آبرو بھی چلی آرہی ہے۔ ہر سال وہی گہما گہمی اور رعنائیاں آج بھی دکھائی دیتی ہیں۔ مگر سب کچھ پہلے کی طرح ہوتے ہوئے بھی چہروں پر جوش و ولولہ اور خوشی و مسرت کی وہ کیفیات دکھائی نہیں دیتیں جو کا مظاہرہ آزادی سے قبل اور بعد کے چند سالوں میں ہوتا رہا ہے۔ ہر طرف ایک عجیب سا سناٹا ہے جیسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کان وزیر اعظم کے خطاب پر لگے ہیں اور دل و دماغ [illegible] ان حسین خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے میں گم ہیں جو ہر محب وطن نے آزاد بھارت کی نسبت سجائے تھے مگر وہ خواب شرمندہ تعبیر ہونے کے باوجود ان خوابوں کا اصل بہاں دکھائی نہیں پڑتی۔

قبل آزادی یہ تھی کہ جو ہمارا سب کچھ غیروں کے زیر نگیں تھا اور ہم معمولی سے معمولی ضروریات زندگی کے لئے بھی اوروں کے دست نگر تھے۔ پھر بھی ہر شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ تھی۔ اور ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جو بھی جب اور جہاں جانا چاہتا بلاخوف و خطر آجا سکتا تھا۔ مگر آج جبکہ ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں کوئی ایک بھی شریف آدمی وثوق سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اندرون ملک تو کجا خود اپنے گھر محلے اور شہر میں بھی وہ کلیتاً محفوظ اور مامون ہے۔ جرائم، تشدد اور دہشت گردی نے ہر طرف خوف و ہراس اور دہشت و سراسیمگی کا ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ عوام تو عوام حکومت کی مسلح مشینری بھی اس کے آگے بے بس و لاچار ہو کر رہ گئی ہے۔ اس سے زیادہ فکر انگیز اور تشویشناک صورت حال اور کیا ہو سکتی ہے کہ جشن آزادی کے اسی تاریخی موقعہ پر بھی حکومت کو پورے شمالی بھارت میں ریڈ الرٹ کا اعلان کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ حکومت کا یہ احتیاطی اقدام اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ آج ہمارے ملک کے حالات اس حد تک مخدوش اور خراب ہو چکے ہیں کہ ہم اپنے جشن آزادی کی قومی تقریب بھی پوری بے فکری اور آزادی کے ساتھ منا نہیں سکتے۔

ان تکلیف دہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہر محب وطن خود اپنے آپ سے یہ سوال کر رہا ہے کہ کیا ہم اور ہمارے اسلاف نے یہی سب دیکھنے کے لئے آزادی کی طویل اور صبر آزما جنگ لڑی تھی؟ کیا سرفروشان وطن نے اسی دن کے لئے قید و

بند اور جسلا وطنی کی ناقابل برداشت اذیتیں برداشت کی تھیں؟ اور کیا اسی آزادی کے حصول کے لئے انہوں نے اپنی جانوں کی بے دریغ قربانیاں دی تھیں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم زرعی، صنعتی، سائنسی اور فنی شعبوں میں بے شمار نمایاں کامیابیاں حاصل کر چکنے کے باوجود قومی اور اخلاقی قدروں کے میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے دن بدن پیچھے ہٹتے چلے جا رہے ہیں؟

ملک کے سیاسی اور سماجی راہنما اپنی طرف سے اس سوال کا جو بھی جواب پیش کریں اور اس کے تدارک کے لئے جو چارۂ کار بھی اختیار کریں مگر صورت حال کا حقیقی اور قطعی علاج صرف اور صرف وہی نسخہ ہے جو بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کے زندہ جاوید الفاظ میں آج سے چودہ سو سال پہلے پیش فرما چکے ہیں۔ آپ نے وطن کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک وطن کی محبت دلوں میں ایمان کی طرح سرایت نہیں کرتی تب تک نہ تو اہل وطن کی ہمدردی اور خیرخواہی کا حقیقی احساس پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہی قومی مفاد کے لئے ذاتی مفاد کو قربان کر دینے کا جذبہ پروان چڑھ سکتا ہے۔ آج بھی ضرورت اسی امر کی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں ایک بار پھر حب الوطنی کی جوت جگائیں اور ملک و قوم کی ترقی کے لئے اسی اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں جو آزادی وطن کی عظیم جدوجہد میں ہمارا سب سے بڑا ہتھیار تھی۔

خورشید احمد انور

بے خدا زندگی

از جناب ابو الاسرار رمزیؔ اٹاوی ۔ جودھپور

چاند سورج ذرا غور سے دیکھئے بے سہارا ہوا میں ہیں لٹکے ہوئے
ایسے روشن نشانات بھی دیکھ کر راہِ حق سے ہیں انسان بھٹکے ہوئے

انبیاء آتے دنیا میں آتے رہے، دیپ نفرت کی آندھی بجھاتے رہے
اور شیطان اُن کو بجھاتے رہے، حق پہ باطل کے پردے گراتے رہے

آدمی آدمی کی پرستش کرے! آدمیت کی یہ سخت توہین ہے
اک خدا ہی عبادت کا ہے مستحق، جو خدا کو نہ مانے وہ بے دین ہے

ابن عالم ہے پوشیدہ توحید میں سارے امراض کی ہے یہی اک دوا
باز رکھتا ہے انسان کو جرم سے صرف خوفِ خدا، صرف خوفِ خدا

جتنے فرعون و نمرود آتے رہے اپنی شاہی کا سکہ جماتے رہے
ظلم ڈھاتے رہے خوں بہاتے رہے اور قانون اپنا چلاتے رہے

کس کو حاصل ہے قانون سازی کا حق ہیں کئے پیدا کئے یہ زمین و آسمان
ہم تو مخلوق ہیں، ہم تو محکوم ہیں، ہم کو قانون سازی کا حق ہے کہاں؟

نوعِ انسان کو پہنا دی ہیں بیڑیاں رنگ و نسل و زبان و وطن ذات نے
آگ نفرت کی پھیلائی ہے ہر جگہ امتیازات نے، ان خیالات نے

زرد آندھی کہیں، سرخ سیلاب ہے، جس طرف دیکھئے اک طوفان ہے
روح بے چین ہے سخت ہیجان ہے ساری دنیا کی دنیا پریشان ہے

قوم کے رہنما گر بتاتے رہے اپنی دانشوری آزماتے رہے
شکوہ ترقی کی راہیں بتاتے رہے در حقیقت وہ کانٹے بچھاتے رہے

طیش بڑھنے لگا ہوش گھٹنے لگا، روح کھینچنے لگی جسم سڑنے لگا
اپنے مرکز سے انسانیت ہٹ گئی اور چلن آدمی کا بگڑنے لگا

بے خدا زندگی کا نتیجہ ہے یہ آج انسان گرفتارِ آلام ہے
برکتیں اٹھ گئیں، خیر باقی رہی سب یہ قانون شکنی کا انجام ہے

تھا نظامِ ربوبیت عامہ جس کو پیغمبرِ دل نے کیا تھا بپا
کوئی بھوکا نہ تھا کوئی ننگا نہ تھا سب خوشحال تھے بندگانِ خدا

۱ اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰی ۝ وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰی (طٰہٰ)

خطبہ جمعہ

تزکیۂ اعمال کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے والے اموال کا گہرا تعلق ہے

قربانیوں کے نتیجے میں غیر معمولی عظمتیں نصیب ہوتی ہیں اور انسان خدا کی رضا کا حامل بن جاتا ہے

جو لوگ خدا کی راہ میں خالص تقویٰ کے ساتھ اُس کی محبت اور رضا کو سامنے رکھ کر قربانی کرتے ہیں اُن کے اموال میں کبھی بے برکتی نہیں ہوتی

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ احسان ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد محمود زیورچ ۔ سوئٹزرلینڈ

مکرم عبد الحمید صاحب خادم ... گرین ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:

انگلستان میں جب خطبہ دیا جاتا ہے تو ساتھ ساتھ اُس کے ترجمے کا بھی انتظام ہے اور جن کو اردو نہیں آتی صرف انگریزی دان ہیں انہیں ہیڈ سیٹ (HEAD SET) مہیا کر دیئے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ انگریزی کا ترجمہ سن سکتے ہیں۔ یہاں زیورچ کی جماعت کے پاس ابھی کوئی انتظام نہیں ہے جبکہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک کافی تعداد ایسے احمدیوں کی موجود ہے جو جرمن زبان سمجھتے ہیں لیکن اُردو یا انگریزی زبان نہیں سمجھتے۔ اس لئے آج یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا کہ میں خطبے کو مختصر کر کے بیان کروں گا۔ اور اس کے بعد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اس بیان شدہ خطبے کا ترجمہ جرمن زبان میں کر کے سنا دیں گے۔ اس لحاظ سے خطبہ کچھ مختصر کرنا پڑے گا کیونکہ اگر خطبہ لمبا ہو تو ترجمہ بہت ... گھنٹے تک پہنچ جاتا ہے جو تکلیف مالا یطاق ہے۔

یہ جون کا مہینہ جماعت کے مالی نظام میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بہت سے ممالک میں یہاں جماعت کا مالی سال ختم ہوا کرتا ہے۔

ادائیگیوں کا آخری مہینہ

یہ مہینہ اس پہلو سے چندہ عام اور چندہ وصیت کے لحاظ سے جماعت سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس مہینے کے آخر سے پہلے پہلے اپنے سارے بقایاجات ادا کر دیں۔ ہر دفعہ ہر سال یہی پیغام لے کر آتا ہے اور جہاں تک جماعت کی استطاعت ہے اس کے تقاضے بہت عمدگی اور بہت ذمہ داری کے ساتھ پورے ہوتے آ رہے ہیں۔ لیکن اس سال اس راہ میں کچھ مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ کئی ممالک میں بعض آسمانی آفات کی وجہ سے مالی طور پر دقتیں پیدا ہوئیں اور اس کے علاوہ صد سالہ جوبلی کے قرب کی وجہ سے جو گذشتہ سال میں نئی تحریک کی تھی کہ آئندہ سال خصوصیت کے ساتھ صد سالہ جوبلی کے بقایا ادا کئے جائیں تو اتنی بڑی مالی ذمہ داری کا اعزاز ہے کہ اگر وہ بھی پورا کیا جائے اور پھر اس سال کے چندے بھی ادا کئے جائیں تو جماعت پر ایک بہت زیادہ مالی ذمہ داری پڑ جاتی ہے۔

ان امور پر غور کرتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ جماعت کو اس معاملے میں کیسے تحریک کروں جبکہ میں جانتا ہوں کہ وہ مخلصین جو پورے اخلاص اور صداقت کے ساتھ اس عہد پر قائم رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مالی لحاظ سے جو ذمہ داریاں ان پر ڈالی ہیں وہ جو کچھ بھی ہو سکے کر گذریں گے اور ان ذمہ داریوں کو ضرور نبھائیں گے۔ ان کو جب دوبارہ تحریک کی جائے تو ان کی مجبوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ... کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بہت سے مخلصین کا ایسا طبقہ ہے جو ہر دفعہ تحریک کرنے کی بیقراری رکھتا ہے ... خلوص کے ساتھ ہر قربانی کی آواز پر لبیک کہنا چاہتا ہے ... اعمال کے ذریعے اپنے عہدوں کی صداقت کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جب ایسے طبقات تک آواز پہنچتی ہے تو کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو مجبوریوں کا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن وعدے پورے کرنے کی استطاعت نہیں پاتے۔ کچھ ایسے ہیں جو اس حال میں استطاعت پاتے ہیں کہ ان کو غیر معمولی قربانی دینی پڑتی ہے اور اپنے اخراجات کم کر کے ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان سے ان کا حصہ چھین کر ان کو جماعت کی طرف منتقل کرنا پڑتا ہے۔

اس کے باوجود چونکہ یہ میری ذمہ داری ہے اور جماعت کو وقتاً فوقتاً نیکیوں کی طرف بلانا اور ان کی یاد دہانی کرواتے رہنا میرے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ اس لئے میں اس موضوع پر کچھ کہنے پر بہرحال مجبور ہوں لیکن میں نے غور کرنے کے بعد آج کچھ خاص پہلو چنے ہیں جن کی طرف میں آج آپ کو یاد دہانی کرانی چاہتا ہوں۔ ایک بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جب بھی مالی امور سے متعلق تحریک کی جاتی ہے تو بالعموم وہی طبقہ آگے آتا ہے جو پہلے ہی مالی قربانیوں میں آگے ہے۔ اور وہ ... اپنے آپ کو مخاطب سمجھتا ہے۔ ... جن پر پہلے ہی مالی ذمہ داریاں زیادہ ہیں نسبت کے لحاظ سے وہ آگے بڑھ کر اور بھی زیادہ بوجھ اٹھانے کے لئے خوشی کے ساتھ آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن

جماعت میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے

جو یا تو جماعت کے مالی نظام میں پوری طرح شامل ہی نہیں یا اپنی توفیق کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہا۔ ان میں امراء بھی ہیں اور غرباء بھی۔ دراصل وہ میرے مخاطب ہیں اور خصوصیت کے ساتھ آج وہ میرے مخاطب ہیں کیونکہ میرا گذشتہ تجربہ مجھے یہی بتاتا ہے کہ زیادہ تر یہی وہ طبقہ ہے جن تک یا تو خطابات کی آواز نہیں پہنچتی یعنی ان میں سے بعض اتنے بے تعلق ہو چکے ہیں کہ وہ ...

"دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے"
(برکات الدعاء)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰/۲ راجندر لال استرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

ہوسکے ابھی وہ جماعت کے پروگراموں سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتے جماعت وقت جو بھی تحریکات کرتی ہے ان سے رابطہ نہیں رکھتے اور چونکہ ان کا جماعت سے رابطہ کمزور ہوجاتا ہے اس لئے وہ کئی چیزوں میں بھی غائب رہتے ہیں۔ تو ایک حصہ ابھی بھی ایسا موجود ہے جن تک آواز ابھی نہیں پہنچتی۔ اس لئے وہ گزشتہ تحریکات کے دوران غالباً عدم علم کی وجہ سے اپنی بعض کمزوریوں کو دور نہیں کرسکے لیکن کچھ ایسا طبقہ بھی ہے جن تک آواز تو پہنچتی ہے مگر مجبوریاں حائل ہوتی ہیں یعنی وہ کسی قسم کی مجبوریاں سمجھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر بعض دفعہ وہ خطبہ سن کر یا جماعت کے دوسرے عہدیداران کی تحریک کے اثر سے سوچتے رہتے ہیں کہ ہم کچھ قدم اٹھانا چاہیے۔ پھر وہ نیکی کی تحریک دب جاتی ہے اور وہ دنیا کے عام دستور کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اس دوسرے طبقے میں دو قسم کے لوگ شامل ہیں۔

ان میں سے ایک طبقہ وہ ہے جن کی آمد تھوڑی ہے اور ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔ وہ اپنے نفس کو یہ کہہ کر مطمئن کرتے ہیں کہ ہمیں توفیق نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بارہا یاد دہانی کرائی ہے جن کو توفیق نہیں ہے یا جو سمجھتا ہے کہ اس کو توفیق نہیں اُسے غائب رہنے کا حق نہیں ہے نہ از خود فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ اُس کو چاہیئے کہ دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ کام لیتے ہوئے اپنی مجبوریوں سے مختصراً مطلع کردے جماعت کو۔ یا اگر جماعت کے سامنے حالات کھول کر بیان کرنا مناسب نہ سمجھے تو مجھے لکھ دیں۔ اور کہیں نہ جماعت۔ میں ہمیشہ یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ایسے سب دوستوں کو اُن کی توفیق کے مطابق چندہ ادا کرنے کی اجازت دے دیا کروں گا۔ تاکہ ان کا یہ فعل خدا کی نگاہ میں کوئی گناہ شمار نہ ہو۔ بلکہ با قاعدہ نظام جماعت کے مطابق جتنی ذمہ داری ہو اتنا ادا کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلی بات یہ ہے کہ ان کے اندر بھی عزت نفس پیدا ہوگی ان کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہوگا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت کا ایک فعال حصہ ہیں۔ اور ہم کوئی جرم نہیں کر رہے۔ اس کے نتیجہ میں نئی نیکیوں کی توفیق بھی ملے گی۔ ابھی تک میں سمجھتا ہوں کہ جماعت میں ایک حصہ موجود ہے جس نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ایسی زندگی گزارنا کوئی تو قبیح ہے کہ وہ ایک شرح کے مطابق چندہ ادا کر رہا ہو اور خود ادا کر رہے ہوں یہ ایک قسم کی مجبورانہ سی زندگی ہے۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہیں لیکن اجازت لے کر وہی فعل کرنا جو پہلے بھی کر رہا تھا اگر شرح مجھ سے لی ہو تو اسے انسان کے اندر ایک خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اور باقی نیکیوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان دو حالتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے جب میں یہ تحریک کرتا ہوں اور یاد دہانی کراتا ہوں تو اس کے پیچھے ایک حکمت ہے اس کو سمجھیں اور ابھی تک اگر آپ میں سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے یہ نہیں کیا تو کر کے اپنے نفس کو مطمئن کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔

ایک بات کی وضاحت

میں کرنی چاہتا تھا۔ آپ نے خواہ مخواہ بیچ میں بولنے کا گناہ اپنے ذمے لیا۔ میں یہ بات کہنی چاہتا تھا جس کی طرف آپ نے مجھے توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ میں اس بات کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ جو دوست مجھے یہ لکھتے ہیں کہ کلیتاً چندہ معاف کر دیا جائے میں انہیں ہمیشہ یہ جواب لکھتا ہوں کہ مجھے اس بات کی توفیق ہی نہیں ہے کہ میں آپ کو کلیتاً آزادی دے دوں۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ یہ آپ کی جان پر سخت ظلم ہوگا۔ اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے خلاف کوئی فیصلہ کرے کا کسی خلیفہ کو اختیار ہی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جب تمہیں مقرر نہیں ہوتی کہ جو مجھ سے عہد بیعت باندھتا ہے وہ چندے اور کچھ نہ کچھ ضرور فرض کرتے اپنی توفیق کے مطابق۔ اس لئے جب میں نے کھلی اجازت دی تو یہ فعل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے تابع تھا۔ اور آپ کی ہدایت کے نیچے تھا۔ میں نے کیا۔ اجازت کی مقرر کردہ شرح سے مستثنیٰ کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ جو با اختیار وقت ہیں۔ اگر کسی نے کبھی بھی کسی کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ جماعت دیا جائے کہ وہ کلیتاً مستثنیٰ ہیں۔ دوسرے یہ بھی تو یہ بیان کیا کرتا ہوں تفصیل کے ذریعے۔ اب جو وقت کو بالعموم بتا دیتا ہوں کہ میں

اُن سے کہتا ہوں کہ تم پر اس لحاظ سے بھی ظلم ہوگا کہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ تم مشکل کے باوجود ضرور فرض کرتے ہیں۔ ان کے اموال میں اللہ تعالیٰ نے بہت ہی پاکیزہ تبدیلیاں پیدا فرمائی ہیں اور ان کے اموال میں بھی برکتیں عطا فرمائی ہے وسعت بخشی ہے یہاں تک کہ بار ہا ایسا ہوا ہے کہ جس شخص نے اجازت دی جس نے خود مجبوریاں لکھ کر اجازت لی تھوڑے عرصے کے بعد ہی اس کا خط آیا کہ خدا کے فضل سے اس کے حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اور مجھے اب اجازت کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو میں جواب دیا کرتا ہوں کہ کیا آپ پر دوہرا ظلم کرنے والا ہوں کہ اگر میں آپ کو کلیتاً چندوں سے مستثنیٰ قرار دے دوں اول تو مجھے اس کی اجازت ہی نہیں۔

پھر زکوٰۃ اموال کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے والے اموال کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ عمومی نام اس قربانی کا زکوٰۃ رکھا گیا۔ جس سے جو شخص بھی تھوڑا سا کچھ خالص تقویٰ اور خالص خلوص کے ساتھ اللہ کی راہ میں پیش کرتا رہتا ہے اس کا ایک بہت ہی بڑا فائدہ اس کی ذات کو یہ پہنچتا ہے کہ اس کے اندر تزکیہ کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو سمجھنے سے ایک یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم میں سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چار کام بتائے گئے ہیں اُن میں بظاہر مالی قربانی کا ذکر نہیں۔

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (سورۃ جمعہ ۳) ان چاروں میں بظاہر مالی قربانی کا ذکر نہیں۔ حالانکہ تزکیہ میں یہ داخل ہے کیونکہ

قرآن کریم نے مالی قربانی کا بنیادی مرکزی نام زکوٰۃ رکھا

اور تزکیہ کے اندر مالی قربانی کا اتنا بڑا دخل ہے کہ وہ لوگ جن کو تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ مالی قربانیوں نے اُن کے نفوس کی کایا پلٹ دی۔ ایک سے دوسرے، دوسرے سے تیسرے بلند مقام کی طرف انہوں نے حرکت کی ہے اور اس حرکت کا محرک مالی قربانی بنتی رہی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کرتے وقت بسا اوقات انسان کو چاروں طرف سے مشکلات دکھائی دینے لگتی ہیں اور اپنی حالت اپنی بیچارگی پہ رحم آنے لگتا ہے کہ میں کیا کر رہا۔ پھر وہ ایک فیصلہ کرتا ہے۔ جو اس وقت اُس کو تھوڑا سا اگر وہ ابھی معلوم ہوتا ہے کہ میں نے خدا کی خاطر یہ کام کرنا ہے۔ کوئی تکلیف پہنچے میں یہ کام کروں گا۔ وہ ایک فیصلہ کا اس کی کایا پلٹ دیا کرتا ہے۔ اس کے اندر عظمت کا ایک احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ خود وہ جانتا ہے کہ اب میں دوسروں سے مختلف ہو رہا ہوں یا اپنی پہلی حالت سے الگ ہو چکا ہوں۔ اس لئے مالی قربانی کا تزکیہ سے اتنا گہرا تعلق ہے اور اتنا حقیقی تعلق ہے کہ میرے نزدیک یزکیہم کے فعل میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قوم کو مالی قربانیوں کے لئے تیار کرنے کا بھی ذکر شامل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مالی قربانی کی روح سے واقف ہونے کے بعد صحابہؓ نے حیرت انگیز نمونے دکھائے جو بعض پہلوؤں سے ناقابل فہم ہیں۔ اصحاب الصفہ وہ لوگ ہیں جن کے کمائی کے کوئی ذریعے نہیں تھے۔ جو اپنے آپ کو خالصۃً للہ وقف کر کے مسجدوں میں دھونی رما کے بیٹھ گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو بھی ہاتھ سے کھونا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے ہر وقت مسجدوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ اور غرباء تھے جب انہوں نے سمجھا کہ مالی قربانی کی کتنی عظمت ہے۔ تو باوجود اس کے کہ خود اُن کا گذارہ لوگوں کے لائے ہوئے تحائف اور ہدیوں پر تھا۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے کلہاڑیاں اٹھائیں اور جنگلوں میں نکل گئے اور لکڑیاں کاٹیں اور شہر میں لا کر بیچیں اور جو حاصل کیا وہ خود خدا کی راہ میں خرچ کرنا شروع کیا تاکہ اس عظمت سے محروم نہ رہ جائیں۔ پس اصحاب الصفہ کی اس درخشندہ مثال کے نتیجہ میں اب قیامت تک کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں تو غریبانہ گذارہ حاصل کرنے والا ہوں میں کیسے چندہ دوں کیونکہ میری تو روزمرہ کی زندگی اس طرح گذرتی ہے کہ جماعت یا کوئی دوسرے ادارے زندہ رہنے کا الاؤنس دے رہے ہیں اس لئے چندہ تو مجھ پر فرض ہے جو کمائے۔ میں تو بمشکل الاؤنس پہ گذارہ کرتا ہوں۔ اُن عظیم الشان صحابہ کی اس درخشندہ مثال کا یہ نتیجہ ہے جماعت احمدیہ میں بھی اللہ کے فضل کے ساتھ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جرمنی میں بعض

کے ساتھ اور بعض دیگر ممالک میں بھی ایسے مخلصین ہیں جن کو بظاہر اتنا تھوڑا گذارہ ملتا ہے کہ بمشکل اس سے زندگی کے سانس پورے کر سکتے ہیں۔ لیکن باقاعدگی کے ساتھ اس کے باوجود وہ چندہ ادا کرتے ہیں اور دعا کیلئے تحریک کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں توفیق ملے کہ ہم اور بھی زیادہ خدمت کر سکیں۔

پھر بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے میرے سامنے بہت ہی سخت احتجاج کیا ہے کہ ہم نے جب چندہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ تو سیکرٹری مال نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمہارا گذارہ تھوڑا ہے اس لئے تم چندہ نہ دو۔ جب مجھے اُن کی شکایت ملی تو میں نے امیر کی بھی جواب طلبی کی اور سیکرٹری مال کی بھی جواب طلبی کی۔ کہ خدا اُن کو سعادت بخش رہا ہے۔ اُن کو اسباب کا فہم ہے کہ

مالی قربانی کے نتیجے میں کچھ کھویا نہیں جاتا

بلکہ حاصل ہوتا ہے تم کون ہوتے ہو اُن کو اس سعادت سے محروم کرنے والے۔ تم سے زیادہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ تمہارے رحم کرنے سے تو اُن کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ایک انسان کے رحم سے کیا مل سکتا ہے انسان تو ایک حقیر اور ایک ذلیل زمین کے کیڑے کی طرح بھی بعض دفعہ رحم کی نگاہ ڈال دیتا ہے۔ اُن سے اُس کا کچھ نہیں بنتا۔ اُن کو خدا کا رحم کیوں حاصل نہیں کرنے دیتے۔ جب یہ خدا کی خاطر دکھ اُٹھاتے ہیں اور ایسے رنگ کی حالات میں قربانی کرتے ہیں تو تم سمجھتے ہو کہ تمہارا دل تو حرکت میں آگیا اور خدا کا دل یا خدا کی روح یا جو بھی نام اُس کو دیا جا سکتا ہے۔ حرکت میں نہیں آئے گی۔

اس کے علاوہ بہت سے ایسے جماعت میں نئے داخل ہونے والے ہیں جو گذشتہ کئی سالوں سے داخل ہوئے یا ہو رہے ہیں اس عرصے میں لیکن احباب جماعت اُن کو اپنی طرف سے اس ٹھوکر سے بچانے کے لئے کہ کہیں اُن سے مالی قربانی کی بات کی گئی تو وہ پیچھے نہ ہٹ جائیں۔ اُن پر یہ ظلم کر دیتے ہیں کہ اُن کو چندوں کے نظام سے پوری طرح آگاہ نہیں کرتے اور اُن کو اُن قربانیوں کی طرف متوجہ نہیں کرتے جو اُن کا حق ہے۔ مالی قربانی کے لئے "فرض" کا لفظ اتنا موزوں نہیں جتنا "حق" کا لفظ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے ہمیں یہ نکتہ سمجھایا۔ فرمایا۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ (ذاریات: ۲۰)

"حق" کہہ کر بتایا کہ اُن کے اموال میں حق ہے۔ اور یہ بات کھلی چھوڑ دی کہ کس کا حق ہے "للسائل والمحروم" اور قرینہ یہ کہ اُن کا حق ہے یا سائل اور محروم کا حق ہے کہ اُن کے مال سے لے۔ چنانچہ ایسی خوبصورتی کے ساتھ اس مضمون کو رکھ دیا کہ دونوں طرف چل جاتا ہے۔ وہ لوگ جو تقویٰ کا اعلیٰ مقام رکھتے ہیں وہ اس آیت سے یہ سمجھیں گے کہ ہمارا حق ہے کہ سائل اور محروم کے لئے ہم اپنے اموال میں سے کچھ پیش کریں یعنی خدا نے ہمیں یہ سعادت بخشی ہے۔ اور وہ لوگ جو نسبتاً کم معیار پر ہیں وہ یہ معنی لے سکتے ہیں کہ سائل اور محروم کا حق ہمارے اموال میں داخل ہو گیا ہے۔ جب تک ہم ادا نہیں کریں گے ہم اُن کی ذمہ داری ادا نہیں کر پائیں گے۔ بہر حال میں ذاتی طور پہ یہ زیادہ پسند کرتا ہوں کہ مالی قربانیوں کو حق قرار دیا جائے۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ سعادت ہے بوجھ نہیں ہے۔

پس جو نئے داخل ہونے والے احمدی ہیں جماعت کو چاہیئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اُن کو یہ بتائیں کہ تمہارے لئے

روحانی ترقی کی یہ وہ راہیں ہیں

جو قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے سے کھول رکھی تھیں۔ ہم وہ خوش نصیب ہیں جو ان راہوں پر چل چکے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ان قربانیوں کے نتیجے میں بہت عظیم روحانی لذتیں نصیب ہوتی ہیں اور خدا کی رضا کا نشان حاصل ہو جاتا ہے تم بھی محروم نہ رہو۔ تم بھی شامل ہو۔ ہاں اگر تم کو ابھی توفیق نہیں کہ زیادہ شامل ہو سکو تو دعا کرو۔ استغفار کرو اور جتنی ہمت پاتے ہو خلیفہ وقت کو لکھ کر اجازت لو کہ میں اس شرح سے ادا کیا کروں گا اور اسکے بعد اس پر قائم ہو جاؤ۔ جہاں تک اس فرض کو ادا کرنے کا تعلق ہے گذشتہ چند سالوں میں اس کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے کا رجحان پیدا ہو چکا ہے کہ دیکھتے دیکھتے نئے آنے والوں کی وجہ سے ہی ہماری بہت سی مالی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا ہونی شروع ہو جائیں گی۔

اس کے علاوہ ایک اور طبقہ ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ وہ ہے تاجروں اور دوسرے پیشہ وروں کا، جن کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی استطاعت بخشی ہوئی ہے۔ میں بار بار متوجہ کر چکا ہوں۔ ان کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اب بھی اس بات کو دہراتا ہوں کہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ خدا نے آپ کو کتنی توفیق بخشی ہے اور خدا کے سوا بہتر کوئی نہیں جانتا کہ کیا آپ اُس توفیق کے مطابق چندہ ادا کر بھی رہے ہیں یا نہیں۔ پہلی بات میں، جب میں نے کہا کہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا تو خدا کا استثناء تھا لیکن دوسری بات میں جب میں نے کہا۔ اس میں آپ بھی شامل ہیں کہ خدا سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ آپ واقعتاً توفیق کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں یہ میں نے اس لئے کہا کہ بسا اوقات انسان اپنے نفس کو خود دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میری توفیق یہ ہے۔ حالانکہ اُس کی توفیق عنداللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس طبقے کو میں پھر مخاطب کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ابھی ان میں ایک بڑی تعداد موجود ہے جو ہرگز شرح کے مطابق چندہ نہیں دے رہے۔ لہٰذا تحریکی چندوں میں بھی، جتنی توفیق ہے اُتنا حصہ نہیں لے رہے۔ پاکستان میں ایسے لوگ نسبتاً کم ہیں۔ کیونکہ وہاں ایک لمبی تربیت کی وجہ سے مالی قربانی کا معیار ماشاء اللہ بہت ہی بلند ہو چکا ہے لیکن پھر بھی موجود ہے۔ بیرونی دنیا میں نسبتاً زیادہ ہیں۔ ایک ملک کی مجلس عاملہ کے اہم ممبران نے جائزہ لیا تو مجھے اُن میں سے بعض نے لکھا کہ ہم بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بظاہر ہمارا ملک خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا آگے بڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ہم میں ۷۵٪ احمدی ایسے ہیں جو اپنی شرح کے مطابق پورا چندہ نہیں دیتے اور اگر وہ پورا دیں تو چندہ کئی گنا زیادہ بڑھ جائے۔ ہم اُن کو نام بہ نام مخاطب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُن کا ایک حق ہے اخفاء کا اور ستاری کا جس پردے کو پھاڑنا ہمارا کام نہیں ہے۔ لیکن خطبات میں خلیفہ وقت یہ تو کر سکتا ہے کہ عمومی تحریک کرے اور بار بار اُن کے دل کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرے۔ اور اُن کو ان سعادتوں کی طرف متوجہ کرائے جن سے وہ محروم رہتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ طبقہ اگر شامل ہو جائے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ چند ماہ، جو اس سال کے باقی ہیں، اُن میں ہی وہ ساری کمیاں پوری ہو سکتی ہیں۔ جو گذشتہ بیان کردہ طبقات کی کمزوری یا دیر میں شامل ہونے کے نتیجے میں، ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ اور میں ابھی بھی سمجھتا ہوں کہ ہمارے مختلف ممالک کے بجٹ، اُن کی توقعات سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔

دوسرے اس طبقے کو مخاطب کرکے میں پھر یہ یاددہانی کرانی چاہتا ہوں کہ

آپ کے یہ خدشات جھوٹے ہیں

کہ اگر آپ شرح کے مطابق چندے دیں گے تو آپ کے اموال میں ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا۔ اور آپ کی تجارتوں پر بُرا اثر پڑے گا۔ یہ وہم ہے۔ خدا پر بدظنی ہے اور سلسلے کے لمبے تجربے کے بالکل مخالف بات ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی راہ میں خالص تقویٰ کے ساتھ، خدا کی محبت کو اور اُس کی رضا کی نگاہ کو سامنے رکھ کر قربانی دیتے ہیں۔ اُن کے اموال میں کبھی بے برکتی نہیں ہوتی۔ بلکہ متوقع رہتی ہوں۔ ہے خدا اُن کے اموال میں برکت پہ برکت دیتا چلا جاتا ہے اور اس کے اتنے بکثرت مشاہدات ہیں کہ جماعت احمدیہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کے نشانات کا ایک جاری سلسلہ ہے۔ جو دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تاجروں کے طبقے سے گذشتہ دو تین دن کی ڈاک سے جو باتیں مجھے معلوم ہوئیں اور جو میرے ذہن میں تازہ ہیں۔ وہ دو مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو لوگ خدا کے لئے قربانی کا حوصلہ کرتے ہیں خدا تعالیٰ اُن سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔

ایک دوست نے مجھے لکھا کہ ایک انسپکٹر مال صاحب نے اندازہ لگایا کیونکہ میرے متعلق کہ میں ٹھیکیدار ہوں۔ میرا اتنا بڑا کاروبار ہے مجھے کہا کہ آپ دس ہزار روپے چندہ کیوں نہیں دے سکتے؟ تو میں نے اس کو کہا کہ اگر تمہیں یقین ہے تو اتنا چندہ لکھوا دوں؟ اس نے کہا یہ بحث نہیں کی کہ توفیق ہے یا نہیں۔ میں نے کہا پھر بھی لکھوا دیں۔ دیکھیں خدا کیا سلوک کرتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے لکھوا دیا۔ اور سال پورا نہیں ہوا تھا کہ میرا ٹھیکیداری کا کاروبار جو ہمیشہ تین لاکھ کے پھیر میں رہتا تھا۔ وہ ایک سال کے اختتام سے پہلے تیس چالیس لاکھ تک پہنچ گیا۔ اور اب میں نے کام لینے چھوڑ دیئے ہیں کیونکہ میں سنبھال ہی نہیں سکتا اور یہ دس ہزار کی ادائیگی کا مجھے پتہ بھی نہیں چلا کہ کیسے چلی گئی!

اس سے بھی زیادہ عظیم الشان اور دلچسپ مثال یہ ہے کہ میرے لندن سے چلنے سے پہلے ایک دوست میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں دو چیک تھے ایک ۴۵ ہزار پاؤنڈ کا اور ایک ۴۰ ہزار پاؤنڈز کا۔ میں نے کہا یہ کیسے چیک ہیں؟ اس نے کہا ان کے ساتھ ایک کہانی وابستہ ہے۔ وہ پہلے سن لیں پھر آپ کو بات سمجھ میں آجائے گی۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے صد سالہ جوبلی کے لئے تحریک کی اس میں اس قسم کے الفاظ تھے کہ تاجر بھی حوصلہ کریں اور خدا کی راہ میں قربانی کے لئے ہمت دکھائیں۔ دیکھیں تو سہی خدا تعالیٰ کس طرح غائبانہ مدد کرتا ہے۔ کہتے ہیں اس کا میرے دل پہ اتنا گہرا اثر پڑا کہ میری تجارت چھوٹی تھی اور باوجود اس کے کہ میرے پاس پیسہ نہیں تھا میں نے بنک سے ایک لاکھ پاؤنڈ قرض لیا اور چندہ ادا کر دیا۔ اس واقعہ کو ۴ سال گذر رہے ہیں۔ کہتے ہیں۔ میرا چندہ عام جو بنتا ہے وہ بھی میں جماعت میں باقاعدہ ادا کرتا رہا ہوں۔ اب اس وقت سال کے آخر پر میں نے جو حساب کیا ہے تو ۴۵ ہزار پاؤنڈ اور میرے ذمے بن رہا ہے جو میں اب ادا کر رہا ہوں۔ ۴ سال پہلے جو ایک لاکھ چندہ ادا کرنے کے لئے قرض لے رہا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ میں نے بڑا تیر مارا ہے اب ایک مشت ۴۵ لاکھ کے لگ بھگ یا چندہ ادا کر رہا ہے۔ اس میں سالانہ چندہ شامل نہیں ہے۔ اور دوسرے اس نے کہا کہ میں نے شکرانے کے طور پر یہ فیصلہ کیا کہ جس تحریک کی وجہ سے خدا نے اتنی عظیم برکت ڈالی ہے اس چندے کو میں بڑھا دوں چنانچہ میں نے پچاس ہزار پاؤنڈ مزید صد سالہ جوبلی فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ دس ہزار میں ادا کر چکا ہوں بقیہ ۴۰ ہزار کا یہ چیک میں لے کے آیا ہوں۔

تو یہ واقعات جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ لندن سے چلنے سے ایک دو دن پہلے کے ہیں جماعت میں یہ باتیں آئے دن اور روزمرہ ہو رہی ہیں اور بڑی بھاری تعداد میں

خُدا کی رحمتوں کے گواہ

ہمارے اندر موجود ہیں۔ آپ کو کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے اپنے گرد دیکھیں۔ اپنے ساتھیوں سے اس بات کو چھیڑیں گے تو آپ سن کر حیران ہوں گے کہ دنیا کی ساری جماعتوں میں کثرت کے ساتھ اس زمانے میں خدا کی رحمت کے ایسے گواہ پیدا ہو چکے ہیں جو گواہی دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں معمولی ادنیٰ قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے بے انتہا فضل نازل فرمائے۔

تو ڈرنے کی کونسی بات ہے۔ بے حوصلگی کا کون سا موقع ہے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کرکے آپ اپنا نقصان کر رہے ہیں اور ان لذتوں سے محروم ہو رہے ہیں جو مالی قربانی کے ساتھ وابستہ ہیں اور وہ لذتیں اپنی ذات میں اتنی عظیم ہیں کہ ان کے بعد خدا کے فضل سے جو روپیہ ملتا ہے اس کی قیمت انسان کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رہتی۔ محض خدا کی خاطر قربانی کر دینے کا فعل ہی اپنے اندر اتنی لذت رکھتا ہے کہ وہ خود اتنا اجر ہے۔ اور صاحب تجربہ آدمیوں کو پتہ ہے کہ اس اجر کے بعد تو ان کو جو ملتا ہے تو یوں اب مجھے لطف آگیا۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اپنے رب کے حضور کچھ پیش کیا ہے۔ اس کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجے میں اور

مشکل حالات میں۔ وکتو کان بھم خصاصۃ..... (حشر: ۱۰) میں ان لوگوں میں داخل ہوگیا ہوں جن کے اوپر خصاصت تھی۔ ان کے اوپر تنگی تھی پھر بھی خدا کی محبت کی خاطر میں اس مقدس گروہ میں داخل ہوگیا کہ جس کے لئے کہیں نے کچھ قربانی دی۔ پیش لفظ یہ طبیعی نظر یعنی یہ اصلی مقصد سامنے رکھیں کہ خدا کے پیار کی نگاہ آپ پر پڑے آپ کی رضا کی جنت میں داخل ہو جائیں کیونکہ خدا کے پیار کی نگاہ اور خدا کی رضا کی جنت دائمی ہوتی ہے۔ یہ جو مالی فضل خواہ کتنا بڑا بھی ہو اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اور اگر یہ آپ کی زندگی تک وفا بھی کرے تو پھر ساتھ آگے نہیں جائے گا۔ سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن رضا کی جنت ایسی ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہے۔ خدا کے پیار کی نگاہ اس دنیا میں بھی آپ پہ پڑتی ہے اور اگلی دنیا میں اس سے زیادہ شدت کے ساتھ پڑتی ہے۔ اس کے درمیان کوئی روک (BARRIER) نہیں ہے کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس کا قانون راستے میں کھڑا ہو کہ اس دنیا سے ہم نے خدا کی رضا کو آگے نہیں جانے دینا یعنی اس دنیا سے ہم نے خدا کی محبت اور پیار کی نگاہوں کو آگے نہیں جانے دینا۔ وہ دونوں ملکوں کا بادشاہ ہے اس دنیا کا بھی اور اُس دنیا کا بھی۔ اس لئے ان دونوں دنیاؤں کے درمیان کوئی ایسی روک نہیں ہے جو راستے میں حائل ہو جائے اور کہہ سکے کہ نہیں! میں نے اس دنیا کی چیز کو اس دنیا میں نہیں جانے دینا۔ لیکن ان کے سوا باقی چیزیں ایسی ہیں جن کے اوپر پہرے بڑے سخت ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس دنیا میں خرچ کرو تو ہم ضامن ہیں کہ اس دنیا میں تمہارے نام پر منتقل کریں گے لیکن اگر خرچ نہیں کروگے تو زمین و آسمان کے برابر بھی سونا اگر تم خدا کے حضور پیش کروگے تو قبول نہیں کیا جائے گا۔ کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ اس دنیا میں سونا ہم کس طرح پیش کر سکتے ہیں؟ اس دنیا میں تو سونا پیش نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جب وقت تھا، سونا پیش کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت ہم نے تم سے سونے کے پہاڑوں کا مطالبہ نہیں کیا تھا سونے کا ایک ایک ریزہ بھی جو تم خدا کے حضور پیش کر سکتے تھے۔ اور کیا۔ خدا نے اس کو بھی قبول فرمایا اور اسے پہاڑوں میں بدل دیا۔ اب صورت حال اس کے برعکس ہے۔ اب پہاڑ بھی پیش کر دیں یعنی عقلی طور پر یہ بات اٹھائی ہے تب بھی قبول نہیں کئے جائیں گے یا کوئی یہ کہے کہ میری گذشتہ ساری جائداد جو میں چھوڑ کے آیا ہوں وہ قبول کرلے میری اولاد کو بے شک محروم کر دے، تو یہ بھی قبول نہیں ہوگا۔

تو یہ دو دنیاؤں کے درمیان جو حد فاصل ہے۔ قرآن کریم نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ TARIFF کے قانون کیا ہیں۔ کون سی چیزیں یہاں سے گذر کے اس جگہ جا سکتی ہیں اور کون سی چیزیں روک دی جائیں گی اور کوئی برائبری (BRIBERY) کوئی رشوت اور کوئی سفارش کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس نظام کائنات پر جن فرشتوں کے پہرے ہیں وہ فرشتے کسی قیمت پہ اس دنیا کی چیز اس دنیا میں منتقل نہیں ہونے دیتے۔ سوائے نیکیوں کے اور رضائے باری تعالیٰ کے اور ان اخراجات کے جو آپ یہاں کر چکے ہیں۔ وہ ضرور منتقل ہوں گے۔ یعنی خدا کی راہ میں کئے جانے والے اخراجات۔ اس بات کو سمجھیں

آپ کے فائدے کی باتیں

ہیں۔ اس دنیا میں بھی آپ کے فائدے کی باتیں ہیں اور اُس دنیا میں بھی آپ کے فائدے کی باتیں ہیں نفس کے تزکیہ کے لحاظ سے بھی آپ کے فائدے کی باتیں ہیں اور اموال میں نشو و نما کے لحاظ سے بھی آپ کے فائدے کی باتیں۔ یہ وہ سودے ہیں جن میں نقصان کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان باتوں پر عمل کر سکیں۔

بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپ کا جماعتی فریضہ ہے — (مینیجر)

خاتم یعنی مایختم بہ

از مکرم سید عبد العزیز صاحب احمدی صفیر نیوجرسی۔ امریکہ

حقیقی مہر وہ ہے جو اثر اور نقش پیدا کرتا ہے۔ حقیقی مُہر کے ثبت کرنے سے جو اثر اور نقش پیدا ہوتا ہے اُس کو بھی مہر کہتے ہیں یا اثر حاصل۔

بعض اوقات اثر اور نقش جو حقیقی مہر پیدا کرتی ہے اُس کے معنی ختم کر دیا گیا یا بند کر دیا گیا کے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی مُہر کے معنی ہمیشہ ذریعہ تاثیر ہوتے ہیں۔ خاتم النبیین میں خاتم کے معنی بند کر دیا گیا یا ختم کر دیا گیا کے نہیں ہیں۔ کیونکہ مہر ثانی یا اثر حاصل حقیقی مہر کی وجہ سے وجود میں آنے سے مفعولی حالت میں ہوتا ہے۔ اور اگر اثر حاصل کے معنی بند کر دیا گیا یا ختم کر دیا گیا کے کئے جائیں تو بہت سی قباحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر ان قباحتوں کو قبول بھی کر لیا جائے پھر بھی ختم کر دیا گیا کے معنی خاتم النبیین پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔

پہلی قباحت یہ لازم آتی ہے کہ سارے انبیاء نے مل کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیا۔ دوسری قباحت یہ لازم آتی ہے کہ سارے انبیاء حقیقی خاتم بن جاتے ہیں جنکی وجہ سے محمد رسول اللہؐ وجود میں آئے اور محمد رسول اللہؐ ظل بن جاتے ہیں۔ تیسری قباحت یہ لازم آتی ہے کہ بہت سی حقیقی مہروں نے مل کر ایک اثر پیدا کیا۔ حالانکہ ایک حقیقی مہر کئی اثر پیدا کر سکتی ہے۔ چوتھی قباحت یہ پیدا ہوتی ہے کہ قرآن مجید اور خدا تعالیٰ کی طرف ایک خلاف حقیقت بات منسوب ہوتی ہے کہ بہت سی حقیقی مہروں نے مل کر ایک ظلی یا انعکاسی مہر پیدا کی۔ پانچویں قباحت یہ لازم آتی ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ کرنے پڑتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء نے ختم کر دیا۔ جو کہ بالکل غلط ہیں۔ پس یہ ناممکن ہے کہ خاتم النبیین کے معنی ختم کر دیا گیا یا بند کر دیا گیا کئے جائیں۔ خاتم کے ایک ہی معنی درست اور ممکن ہیں وہ یہ کہ حقیقی مہر یعنی ذریعہ تاثیر۔

انعکاسی اور ظلی نبوت

خاتم کے حقیقی معنی سے ظلی اور انعکاسی نبوت کا ثبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی اور تاثیر قدسی کا ثبوت ملتا ہے۔ جو کہ رسول اکرمؐ کی ابدی نبوت کا ثبوت ہیں اور اس بات کی علامت ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔

غیر احمدی علماء خاتم النبیین کے معنی سے کلی طور پر ناواقف ہیں شہروں اور گاؤں کے گلی کوچہ میں محض نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اسلام۔ خاتم النبیین اور احمدیت کا نام لیتے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت دنیاوی خواہشات کے نتیجہ میں ہے۔ یہ حالت اکثر علماء کی ہے۔ اگر مقصد خدمت اسلام ہوتا تو خاتم النبیین کے غلط معنی نہ کرتے اگر یہ علماء اپنے دعویٰ حب رسول میں سچے ہوتے تو خاتم النبیین کے صحیح معنی معلوم کر لینا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ خاتم کے معنی کبھی ختم کرنے والا کے نہیں ہوتے۔ اور خاتم کے معنی ختم کر دیا گیا خاتم النبیین پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتے یہ لوگ ختم نبوت کی حقیقت سے آشنا نہیں۔ اس کے معنی ان کو معلوم نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی کے یہ لوگ منکر ہیں کیونکہ خاتم النبیین سے آنحضرتؐ کے ابدی روحانی فیض کا ثبوت ملتا ہے۔ نہ معلوم ان علماء نے خاتم کے معنی ختم کرنے والا کہاں سے سیکھ لئے ہیں۔ اور ان کو خاتم کے معنی ذریعہ تاثیر کہیں نظر نہیں آتے۔ جو کہ حقیقی معنی ہیں۔

بہت آسان

خاتم النبیین کے صحیح معنی معلوم کرنا بہت آسان ہیں کیونکہ خاتم کے دو معنی ہیں۔ ایک ذریعہ تاثیر اور دوسرے اثر حاصل یعنی ایک وہ مہر اثر پیدا کرنے اور افاضہ کا ذریعہ ہے اور دوسری وہ مہر جو اثر اور نقش ہے اور حقیقی مُہر سے استفاضہ کرتی ہے۔

علماء کا اصرار

غیر احمدی علماء کا اصرار ہے کہ خاتم کے معنی اثر حاصل ہیں اور جس سے بند کر دیا گیا یا ختم کر دیا گیا کے معنی مستنبط ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان معنی سے یہ قباحت لازم آتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انبیاء کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں اور دوسرے انبیاء سے فیض روحانی حاصل کرتے ہیں۔ اور ان معنی سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ دوسرے انبیاء نے محمد رسول اللہؐ کو بند کر دیا۔ آپکی نبوت کو بند کر دیا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض روحانی اور تاثیر قدسی کو بند کر دیا کونسا مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ معنی قبول کرے گا علماء خود ہی یہ معنی قبول کر سکتے ہیں۔

خاتم النبیین کے صرف ایک ہی معنی ہیں کہ آپؐ ذریعہ تاثیر ہیں۔ آپؐ کا فیض روحانی دوسرے انبیاء کو پہنچا ہے۔ آپؐ کی تاثیر قدسی کے دوسرے انبیاء محتاج ہیں۔ خاتم النبیین یعنی انبیاء آپؐ کے ظلی اور اثر ہیں۔ جیسے حقیقی مُہر سے اُس کا ظلی اور اثر پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے آپؐ زندہ نبی ہیں اور خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ پر کبھی روحانی موت نہیں آسکتی۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٭

میونسپل کمیٹی قادیان کے ٹاؤن ہال میں

یوم آزادی کی پُروقار قومی تقریب

نمائندگان و احباب جماعت احمدیہ کی بکثرت شمولیت

قادیان ۱۵ ظہور (اگست) ــــ آج یہاں ٹھیک صبح ۸ بجے وطن عزیز کے یوم آزادی کی پُرمسرت قومی تقریب شری بہاری لال صاحب نائب تحصیلدار قادیان کی زیر صدارت میونسپل کمیٹی کے ٹاؤن ہال میں سادگی و وقار کے ساتھ منعقد ہوئی۔ جس میں منتظمین کی دعوت پر شہر کی تمام مذہبی سماجی اور سیاسی تنظیموں کے منتخب نمائندوں نے شرکت کی۔ تفصیلی طور پر اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی نمائندگی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ و قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم حکیم بدر الدین صاحب عامل نائب ناظر مقامی تبلیغ و جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش اور خاکسار خورشید احمد انور ایڈیٹر بدر نے کی جبکہ حسب سابق جماعتی روایات کے مطابق ہمارے بہت سے احباب اپنے طور پر بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ اس قومی تقریب میں شامل ہوئے۔

حسب پروگرام سب سے پہلے شری بہاری لال صاحب نائب تحصیلدار قادیان نے قومی پرچم لہرایا اور پولیس گارد سے سلامی لی۔ اس موقعہ پر میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ شری اوم پرکاش صاحب پربھاکر کی قیادت میں میونسپل کمشنران نے فلیگ پوسٹ کے پاس کھڑے ہو کر قومی ترانہ پڑھا۔ بعدہٗ مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے مناسب موقعہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے نمائندہ جماعت احمدیہ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی جس میں موصوف نے فرمایا کہ آج ہم اپنی آزادی کا ۴۰واں جشن مناتے ہوئے جو خوشی محسوس کر رہے ہیں اس کا کما حقہٗ احساس وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے بچشم خود سلطنت انگریزی کا زمانہ دیکھا ہے۔ آزادی کی یہ نعمت ہمیں بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔ ملکی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب متحد ہو کر اس مشترکہ مقصد و نصب کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اور اندرون ملک امن اور شانتی کی فضا بنائے رکھیں۔ قرآن حکیم نے اَلصُّلْحُ خَیْرٌ اور لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ کے مقدس الفاظ میں ہمیں اسی بات کی تعلیم دی ہے جس کی تائید دیگر مذاہب کی کتب بھی کرتی ہیں۔ ہمارا آئیڈیل ملک کو ترقی پذیر نہیں بلکہ ترقی یافتہ بنانا ہونا چاہیئے۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد شری اوم پرکاش صاحب پربھاکر پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان، سردار سرجیت سنگھ صاحب گھمن ریٹائرڈ انڈین ایئر فورس، حکیم سورن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر اور شری بہاری لال صاحب نائب تحصیلدار نے قومی اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا۔ آخر میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر بلند آواز میں قومی ترانہ پڑھا جس کے ساتھ ہی یہ پُروقار قومی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بی ڈی او کی بٹالین علاقہ کے کمانڈر آفیسر شری ... ایس ڈی ایم بٹالہ بوجہ مصروفیت یہاں خصوصی تقریب میں موجود نہ تھے۔

جشن آزادی کی پُرمسرت قومی موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ انتظامی اور تعلیمی اداروں میں تعطیل کی گئی۔

اہلیہ محترمہ ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی اندوہناک وفات

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

بدر کے گزشتہ شمارہ میں ہم یہ افسوسناک اطلاع درج کر چکے ہیں کہ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش عرصہ قریباً دو ماہ تک دل اور گردوں کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد بعمر ۵۹ سال مورخہ ۹ اگست کی درمیانی رات دو بجکر چھبیس منٹ پر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتہائی مخلص اور جاں نثار صحابی حضرت خواجہ عبدالواحد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہونے کا شرف رکھنے کے ساتھ ساتھ مرحومہ بذات خود بھی پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، دعا گو، خوش اخلاق، ملنسار اور غریب پرور خاتون تھیں۔ نظام خلافت کا واجبی احترام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت اور خدمت سلسلہ کے لئے پیش پیش رہنا آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ آپ کی پیدائش (سنہ ۱۹۲۶ء) اور تعلیم و تربیت قادیان میں ہوئی۔ ملکی تقسیم کے بعد آپ اپنے خاندان کے ساتھ گوجرانوالہ (پاکستان) چلی گئیں۔ اور ۱۹۵۵ء میں مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کے ساتھ شادی ہو جانے پر واپس قادیان آگئیں۔ ابتداء میں آپ نے کچھ عرصہ بحیثیت معلمہ نصرت گرلز سکول اور عرصہ قریباً اٹھارہ سال تک سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ قادیان کے طور پر مخلصانہ خدمات انجام دیں۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اپنی زندگی میں پیش آمدہ ہر قسم کے حالات کا آپ نے انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ مقابلہ کیا اور گھریلو ماحول کو کبھی بھی مکدر نہیں ہونے دیا۔

مورخہ ۱۶/۸۷ کو آپ پر دل کا پہلا شدید حملہ ہوا۔ فوری طور پر امرتسر جا کر کاکڑ ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جہاں زیر علاج رہنے کے بعد آپ کی طبیعت کافی حد تک سنبھل گئی۔ مگر قادیان آنے کے کچھ عرصہ بعد دل کا دوسرا شدید حملہ ہوا۔ جس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے مختلف دوسرے عوارض بھی لاحق ہوتے چلے گئے۔ رفتہ رفتہ گردوں نے کام کرنا بالکل بند کر دیا۔ مقامی ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر مورخہ ۸/۸/۸۷ کو بذریعہ ایمبولینس آپ کو چنڈی گڑھ کے پی جی آئی ہسپتال میں لے جایا گیا۔ مگر وہاں انتظامیہ کی بے توجہگی اور بد انتظامی کو دیکھ کر خود مرحومہ کے اصرار پر انہیں اسی رات واپس قادیان لے آیا گیا۔ آخری وقت تک ہوش و حواس بالکل درست تھے۔ اور آپ نہ صرف خود کلمہ شہادت اور درود شریف کا ورد کرتی رہیں بلکہ تمام اہل خانہ کو بھی بار بار کلمہ شہادت اور درود شریف کا ورد کرنے کی تاکید کرتی رہیں۔ بالآخر وقت سفر آن پہنچا اور آپ کلمہ شہادت و درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اس دار فانی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

اگلے روز ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے قبل از دوپہر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۶ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے تین بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (ایڈیٹر)

خریداران بدر سے گزارش ہے کہ وہ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تا کارکنان دفتر کے لئے ان کے ارشاد کی بروقت تعمیل میں آسانی ہو۔ (مینیجر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

جماعت ہائے احمدیہ آندھرا۔ اڑیسہ اور بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۹/۸/۸۷ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ ۸۸-۱۹۸۷ء دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے کما حقہ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۹/۸/۸۷	پارادیپ	۲۰	۲	۲۲
حیدرآباد	۳۱/۸/۸۷	۱۰	۱۰/۹/۸۷	کٹک	۲۳	۱	۲۴
سکندرآباد	۱۰/۹/۸۷	۱	۱۱	کوراپٹی	۲۵	۳	۲۸
کرنول	۱۱	۱	۱۲	چنکال	۲۸	۲	۳۰
چینتہ کنٹہ / ڈوڈمان	۱۲	۲	۱۴	کوٹپلہ	۳۰	۱	۳۱
جڑچرلہ محبوب نگر	۱۴	۱	۱۵	ارکھ پٹنہ	۱/۱۱/۸۷	۱	۲/۱۱/۸۷
ظہیرآباد	۱۵	۱	۱۶	تالبر کوٹ	۳	۱	۴
عادل آباد	۱۶	۱	۱۷	عنچیہ پاڑا	۴	۱	[illegible]
چندرا پور / سکاوا نیڈی کالج	۱۸	۱	۱۹	چیمودوار	[illegible]	۱	۵
علاقہ ورنگل	۲۰	۱۰	۳۰	کٹک	۵	۱	۶
حیدرآباد	۳۰	۱	۱/۱۰/۸۷	بھدرک	۶	۲	۸
کٹک	۱/۱۰/۸۷	۲	۳	سورو بھدی پیڑا	۸	۲	۱۰
بھوبنیشور	۳	۲	۵	کٹک	۱۰	۲	۱۲
ڈانکاگوڑا / نیاگڑھ	۵	۱	۶	لبند پردہ	۱۲	۲	۱۴
نرگاکڈل	۶	۱	۷	رورکلہ	۱۴	۲	۱۶
خوردہ کیرنگ	۷	۵	۱۲	جمشید پور	۱۶	۲	۱۸
کٹک	۱۲	۱	۱۳	موہنی بنی ماتھر	۱۸	۵	۲۳
سونگڑہ	۱۳	۲	۱۵	مہو بھنڈار	۲۳	۱	۲۴
کیندرہ پاڑا	۱۵	۱	۱۶	کرانگ پور	۲۴	۱	۲۵
کٹک	۱۶	۱	۱۷	سونگھڑ	۲۵	۷	۱/۱۲/۸۷
نیالی پیڈن پیڑا	۱۷	۱	۱۸	سریمیخہ ہرگڑھ	۳	۱	۴
کٹک	۱۸	۱	۱۹	گڑھائی پور / ڈانگنڈ پاربرم	۵	۱	۶
سرلوہیاگاؤں	۲۰	۱	۲۱	کھیرا بانسر	۶	۱	۷
				حلقہ مرشدآباد	۷	۵	۱۲
				قادیان	۱۴/۱۲/۸۷	—	—

نمائندہ بدر برائے دہلی و غازی آباد

بدر کی توسیع اشاعت اور خریداران سے بروقت مناسب فیس کے لئے مکرم ارادت احمد صاحب کو دہلی اور غازی آباد کے لئے بدر کا نمائندہ نامزد کیا گیا ہے۔ خریداران اور معاونین خاص سے گزارش ہے کہ موصوف سے مخلصانہ تعاون فرمائیں۔

موصوف کا پتہ درج ذیل ہے:

MR. IRADAT AHMAD.
C-7/211-A, YAMUNA VIHAR,
DELHI-53

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

انعام اوّل

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور داعیِ اِلی اللہ کی تحریک

تقریر مکرم سید عبد الباقی صاحب جیوڈیشل مجسٹریٹ دیوگھر (بہار) برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۶ء

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قابلِ احترام صدر و معزز سامعین کرام! جیسا کہ ابھی اعلان کیا گیا خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے "جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور داعی اِلی اللہ کی تحریک"۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا دائرہ پچھلی ایک صدی پر محیط ہے۔ جسے اس قلیل وقت میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پھر بھی وقت کی قلت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس وسیع مضمون کا ایک مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

جب سے یہ دُنیا قائم ہے خدا تعالیٰ کی یہ سُنت رہی ہے کہ وہ بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے اپنا نبی و مرسل بھیجتا رہا ہے۔ نبی و مرسل بھیجنے کی خدا تعالیٰ کی واحد غرض یہی رہی ہے کہ اُس کا نبی و مرسل داعی الی اللہ بن کر بنی نوعِ انسان میں صرف اُس کی وحدانیت کی تبلیغ کرتا رہے۔ اُس کی عبادت کرے اور احکامِ الٰہی کی روشنی میں لوگوں کو پاک اور ناپاک کی تمیز کرنا سکھائے اور خشکی و تری میں پھیلے ہوئے فسادات کو دور فرما کر لوگوں کو امن و شانتی کی تعلیم دے۔ چنانچہ تاریخِ مذاہب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے سب نے بنی نوعِ انسان میں اسی بات کی تبلیغ کی کہ :-

"اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے ....

مَیں رب العالمین کا پیغمبر ہوں۔ تم کو اپنے رب کا پیغام پہونچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" تم بُرائی اور ظلم و فساد کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ (اعراف : ۱۵)

الغرض کسی ایک نبی نے بھی یہ پیغام نہیں دیا کہ خدا تعالےٰ کے علاوہ کسی اور وجود کی عبادت کرو اور مخلوقِ خدا پر ظلم کرو یا خشکی و تری پر فساد برپا کرو۔ لیکن اس کے برعکس بنی نوعِ انسان کی ابتداء سے یہ سُنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی خدا کا کوئی نبی آیا اُس کی تکذیب کی گئی۔ اُس پر اور اُس کے ماننے والوں کی جماعت پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے۔ اُس کے ذریعہ لائے گئے پیغامِ الٰہی کی تبلیغ اور اُس داعی الی اللہ کی تحریک کو مٹانے کی غرض سے اُن کا جینا دشوار کر دیا گیا۔ کسی کو شہر بدر کیا گیا۔ کسی کو سنگسار اور قتل کرنے کی دھمکی دی گئی۔ کسی کا قید خانوں کی تاریکی میں عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا۔ کسی کو آگ میں ڈالا گیا۔ تو کسی کو سولی پر لٹکا کر دار ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی اور تمام مخالفین نے اپنے زمانے کے نبی و مرسل کو اُس کی داعی الی اللہ کی تحریک و تبلیغ کے جواب میں یہی کہا ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف تمہارے ایک خدا کی عبادت کریں اور جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں اُن کو چھوڑ دیں؟ ہم تم کو اور تمہارے ساتھی مسلمانوں کو ضرور اپنی آبادیوں سے نکال دیں گے ورنہ تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ لیکن اُن مخالفین و منکرین کا انجام کیا ہوا؟ سب کے سب ہلاک کئے گئے۔ سبھی عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوئے۔ آج اُن کی داستانوں کو پڑھ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مبلغِ اسلام و رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ۱۳ سال تک رب العٰلمین کی توحید کی منادی کی اور ذکرٌ للعٰلمین یعنی قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ یعنی جہادِ اکبر کا اعلان کیا تو اس کی وجہ سے ظالم قریش نے آپ کو اس قدر دُکھ دیا کہ اگر کوئی اور ہوتا تو بلاشک و شبہ وہ خودکشی کر لیتا۔ ہر ظلم و ستم جو قریش کر سکتے تھے کیا۔ حتیٰ کہ جینا دوبھر کر دیا۔ آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تاکہ امن و سکون سے اپنے مولیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں وطن چھوڑ دیا مگر مکہ کے ظالموں اور خونخواروں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ یہاں بھی تبلیغِ حق کی اجازت نہ دی۔ ہجرت سے لے کر صلح حدیبیہ تک قریباً چھ سال مختلف غزوات اور جنگوں میں آپ کو گھسیٹا گیا مگر یہ غزوات اور جنگیں کیا آپ کو اپنے فرضِ منصبی سے غافل کر سکیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جب کبھی ظالموں نے آپ کے لئے جنگ کا میدان ہموار کیا اور چاہا کہ اس کے ذریعہ توحید اور توحید کے علمبرداروں کے نام و نشان تک کو مٹا دیں تو تاریخ شاہد ہے کہ خدائے واحد و یگانہ کے اس عاشقِ صادق نے اس میدانِ جنگ کو توحید اور توحید کے علمبرداروں کی عظمت کا نشان بنا دیا۔

معزز سامعین! جیسا کہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر نبی کی زندگی کا اہم ترین کام تبلیغِ دین ہوتا ہے۔ اور ہر نبی اپنے زمانے کا سب سے بڑا داعی الی اللہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق وہ لوگوں کو کہتا ہے :-

"اے میری قوم! اللہ کے داعی کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے بچا دیگا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کا کہنا نہ مانے گا تو وہ دُنیا میں ہرا نہیں سکتا اور نہ اُس کے لئے اللہ کے سوا مددگار ہوں گے۔"

(الاحقاف : ۳۲: ۳۳)

اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا :-

"بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ"

کہ جو پیغام تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اُسے تمام لوگوں تک پہونچا۔

(مائدہ : ۶۸)

اور پھر فرمایا :-

"جب اللہ کی آیتیں تم پر نازل کر دی گئیں تو اس کے بعد اُن کی تبلیغ سے تم کو نہ روکیں۔ تم اپنے رب کی طرف بلاؤ۔"

(القصص : ع ۱۲)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے :-

"میرے پاس یہ قرآن بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تم کو اور اُس شخص کو جس تک یہ قرآن پہنچ جائے اُس کے ذریعہ سے ڈراؤں۔"

پھر فرمایا :-

"(اے محمد) تم اُن پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔ تم قرآن سے اُس کو نصیحت کرو۔"

(انعام : ع ۲)

چنانچہ تمام جہانوں کے رب نے جب اپنے عاشقِ صادق رحمۃ للعٰلمین یعنی تمام جہانوں کی رحمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ذکرٌ للعٰلمین یعنی تمام جہانوں کے لئے نصیحت قرآن کریم کو بنی نوعِ انسان کے لئے تا قیامت جاری رہنے والے ضابطہ حیات کے طور پر نازل فرمایا تو اس میں گذشتہ انبیاء کے غلبہ اور اُن کے منکرین و مخالفین کی ہلاکت کے چیدہ چیدہ واقعات کو بھی اکٹھا کر دیا تاکہ لوگ آئندہ انبیاء کی مخالفت سے باز آ جائیں اور ایسا نہ کرنے پر دونوں جہانوں میں اُن کے انجام کا یہ اعلان فرمایا کہ :-

"اے تکذیب (انبیاء) کرنے والو گمراہو! تم ضرور تھوہر کے درخت کو کھاؤ گے اور اُس سے پیٹ بھرو گے۔ پھر اُس پر گرم پانی پیو گے اور پیاسے اونٹوں کی طرح پیتے جاؤ گے۔ قیامت کے دن اُن کی یہ مہمانی ہو گی .... اور انبیاء و کتبِ الٰہیہ کی تکذیب کو تم نے اپنا حصہ قرار دے رکھا ہے۔" (الواقعہ : ع ۲)

اور پھر فرمایا :-

"جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول کی

مخالفت کرتے ہیں وہ لوگ ویسے ہی ذلیل کئے جائیں گے جیسے اُن سے پہلے والے ذلیل کئے گئے۔ ...... اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں ضرور بالضرور اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ واقعی اللہ قوی و غالب ہے۔ (اے محمدؐ!) جو لوگ اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم اُن کو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے جو اللہ اور اُس کے رسولوں کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ اُن کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ والے۔ اُنہی لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان جما دیا ہے اور اُن کو اپنے فیض سے قوت دی ہے۔ اور اُن کو اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہو گا اور وہ اُس سے راضی ہوں گے۔ یہی اللہ کی جماعت ہے۔ خوب سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

(المجادلہ: ۲۲)

اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ کے مطابق اُس کے عاشقِ صادق خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبلغ اعظم اور آپؐ کے صحابہؓ کرام کی جماعت اپنے منکرین و مخالفین پر کس طرح غالب آئی اور آپؐ کی تکذیب و مخالفت کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ چنانچہ نبی اُمّیؐ تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیئے گئے اور آپؐ کی اُمت کو خیرِ اُمت قرار دیا گیا اور آپؐ کے مخالف ابوالحکم کہلانے والے ابوجہل کہلائے اور اُس کے پیرو رئیسِ مکہ تا قیامت لعنت کے وارث ہوئے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کرام جو ظاہری طور پر رئیسِ مکہ و کفار کے مقابلہ میں حد درجہ کمزور تھے۔ دولت اُن کے پاس نہیں تھی، طاقت اُن کے پاس نہیں تھی۔ قریشِ مکہ کی نظر میں ذلیل ترین لوگ سمجھے جاتے تھے۔ آپؐ اور آپؐ کے ماننے والوں اور آپؐ کے ذریعہ لائے گئے پیغامِ الٰہی کو ہمیشہ کے لئے مٹا دینے کا دعویٰ آپؐ کے اپنے بھی کر رہے تھے اور غیر بھی کر رہے تھے۔ امیر بھی کر رہے تھے اور غریب بھی کر رہے تھے۔ حکومتیں بھی آپؐ کے خلاف تھیں اور عوام بھی خلاف تھے اور پھر مسلح افواج سے یکے بعد دیگرے زبردستی ٹھونسی گئی جنگوں کا سامنا تھا۔ ہاتھ میں دشمنوں کے مقابلہ کے لئے ہتھیار نہیں تھے۔ اور نہ طاقت و فوج۔ حتیٰ کہ پیٹ میں کھانا تک نہیں تھا۔ فاقہ پر فاقہ تھا۔ چنانچہ جب جنگِ خندق کے موقع پر اپنی دفاع کے لئے ایک خندق کھودی جا رہی تھی تو زمین میں سے ایک پتھر نکلا جو کسی طرح ٹوٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی تو آپؐ جو خود صحابہ کے مقابلہ میں بھوک کی شدت سے پیٹ پر زیادہ پتھر باندھے ہوئے تھے وہاں تشریف لے گئے۔ اپنے ہاتھ سے کدال پکڑی اور زور سے اُس پتھر پر ماری۔ کدال کے پڑنے سے اس پتھر سے جو روشنی نکلی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر۔ پھر دوبارہ آپؐ نے کدال ماری تو پھر روشنی نکلی۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر۔ آپؐ نے تیسری دفعہ کدال ماری اور پھر پتھر سے روشنی نکلی۔ اور ساتھ ہی پتھر ٹوٹ گیا۔ اس موقع پر پھر آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر۔ صحابہؓ نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ نے تین دفعہ اللہ اکبر کیوں فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ پتھر پر کدال پڑنے سے تین دفعہ جو روشنی نکلی تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پہلی دفعہ کی روشنی میں مملکت قیصر کے شام کے محلات دکھائے گئے اور اس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ دوسری دفعہ کی روشنی میں مدائن کے سفید محلات مجھے دکھائے گئے۔ اور مملکت فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ تیسری دفعہ کی روشنی میں صنعاء کے دروازے مجھے دکھائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ پس تم خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھو۔ دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

معزز سامعین! اس کمزوری اور بے چارگی کی حالت میں تمام دُنیا دار مخالفین یہی سمجھتے تھے کہ یہ شخص اور اس کی جماعت دیوانی و پاگل ہو گئی ہے۔ پیٹ میں کھانا نہیں ہے۔ کئی کئی پتھر بندھے ہیں۔ جسم ڈھانکنے کے لئے مکمل لباس نہیں ہیں۔ مخالفت کے طوفان کا سامنا کرنے اور جنگ لڑنے کے لئے ہاتھ میں ہتھیار نہیں ہیں اور خواب دیکھ رہے ہیں قیصر و کسریٰ و رولد اُمن اور فارس اور یمن کی حکومتوں کا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اگرچہ ظاہری طور پر یہ دعوے اُنہونے معلوم ہوتے تھے۔ پاگل دیوانوں کی باتیں معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن انجام کار ہوا وہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عاشقِ صادق کو خبر دی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے قول اور وعدوں کے مطابق اُس کا رسول اور اُس کی جماعت ہی کامیاب ہوئی۔ باطل کو ملیا میٹ کیا گیا۔ حق کی فتح ہوئی۔ مخالفین و منکرین کا انجام بھی یہی ہوا کہ وہ ذلیل و رسوا کئے گئے اور وہ دائمی عذاب کے وارث ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

”بات یہ ہے کہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں۔ پس وہ باطل کا سر کچل دیتا ہے اور باطل یکدم ملیا میٹ ہو جاتا ہے۔“

(الانبیاء: ۱۹)

معزز سامعین! عاشقِ صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مرزا غلام احمدؑ نے جب اسی زمین قادیان میں آپؐ کی پیشگوئی کے عین مطابق ایسے زمانہ میں مسیح موعودؑ و نبی اللہ ہونے کا دعویٰ فرمایا جب کہ مسلمانوں کا مذہبی اور سیاسی تنزل روز افزوں تھا۔ اندرونی اور بیرونی فتنوں نے اسلام کو ایک جسدِ بے جان بنا رکھا تھا۔ علماء اس کی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے تو شعراء اُس کی مرثیہ خوانی میں مصروف تھے۔ اور اسلام کے بارے میں تمام مذاہب کے بالعموم اور عیسائیت کے بالخصوص تیور کرب انگیز تھے۔ اور امریکہ کے مشہور پادری مسٹر جان ہیروز یہ اعلان کر رہے تھے کہ:۔

”اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس کے نتیجے میں صلیب کی چمکار ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے اور دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باس فورس کا پانی اس کی چمکار سے جگ مگ، جگ مگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اُس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گا اور بالآخر وہاں حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں۔“

(بیروز لیکچر صفحہ ۴۲)

اکثر عیسائی پادری اسلام کے متعلق بہت تحقیر آمیز مضامین شائع کر رہے تھے۔ مشہور عیسائی منّاد ”جان ڈریو ہنٹس“ (John-Drewhunts) نے اپنی کتاب میں لکھا:۔

”میری اس کتاب کے لکھنے کا مقصد پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک مُردہ نکمی کو مزید لتاڑنے سے کیا حاصل ہو گا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ محمدؐ کا مذہب نہ آغاز میں کسی اچھی بنیاد پر قائم تھا اور نہ ہی اب ہے۔“

(دیباچہ اسٹینڈرڈ آف انڈیا)

(باقی آئندہ)

مجلس عرفان بقیہ صفحہ اوّل

فریق اسے فروخت کرنے کے بعد ہر طرح کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ فریق اوّل رقم دے کر چیز خرید لیتا ہے اور حساب بیباق ہو جاتا ہے۔ وہ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ اگر اس چیز کی قیمت میں اضافہ ہو جائے تو اسے نفع ہو جاتا ہے اور اگر قیمت میں کمی ہو جائے تو اُسے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ تجارت میں نفع اور نقصان دونوں کے امکانات موجود ہیں۔ جبکہ سُود میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ صرف نفع ہی ہوتا ہے۔ اگر اس رقم کی قیمت گر بھی جائے تو قرض دینے والے کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اُسے ہر حالت میں نفع ہی ملتا ہے۔ پس یہی بنیادی فرق ہے تجارت اور سُود میں۔

چونکہ آج کل کے بینکوں کے نظام میں یہی طریق کار رائج ہے۔ لہٰذا اس میں اور اُس سود کے طریقہ کار میں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں رائج تھا۔ کوئی بھی فرق نہیں۔

نوٹ:۔ حضور انور کے انگریزی جوابات کے اُردو ترجمہ کا خلاصہ ہفت روزہ ”النصر“ لندن بمبر ۱۹۸۶ء کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا گیا ہے۔

(ایڈیٹر)

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دورۂ آندھرا پردیش

رپورٹ مرسلہ: محترمہ اعظم النساء صاحبہ ضو بائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش
(و)
محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک طبی اور تشویشناک علالت کے بعد لجنات اماء اللہ آندھرا پردیش کے دورہ پر تشریف لائیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

پروگرام کے مطابق آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہمراہ مورخہ ۷/۸۷ کی شام آٹھ بجے بذریعہ طیارہ حیدر آباد پہنچیں۔ جہاں کثیر تعداد میں موجود احمدی احباب و مستورات نیز ہر دو بزرگان) کا پُرتپاک استقبال کیا۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد کے مرتب کردہ پروگرام کے مطابق آپ کے دورہ آندھرا پردیش کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

مورخہ ۹/۷/۸۷ کو صبح گیارہ بجے احمدیہ مسجد افضل گنج میں مجلس عاملہ کی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں تلاوت و نظم خوانی اور عہد نامہ دہرانے کے بعد محترمہ صدر مرکزیہ کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا گیا۔ بعدہٗ ہر حلقے کی سیکرٹری نے اپنی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ اور دوران سال پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا۔ آخر میں موصوفہ نے لوکل و حلقہ جات کے عہدیداران سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے بہنوں کو دعاؤں پر بہت زیادہ زور دینے، چندہ جوبلی فنڈ کی صد فی صد ادائیگی اور اس تعلق سے لجنہ مرکزیہ کے مرتب کردہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے، ہر طبقۂ جماعت سے یکساں رابطہ قائم کرنے، تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ دینے، گھروں کے ماحول کو اسوۂ نبوی کے آئینہ میں سنوارنے، بچوں کو اردو سکھانے، تربیتی اجلاسات میں غیر از جماعت مستورات کو شریک کرنے، وقف عارضی کی تحریک کو فروغ دینے اور پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرنے کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ مجلس عاملہ کی میٹنگ کا اختتام ہوا۔

مورخہ ۱۱ اور ۱۲ جولائی کو خدام الاحمدیہ حیدر آباد کا سالانہ اجتماع تھا جس میں مستورات کے قیام کا بھی انتظام تھا۔ محترمہ صدر مرکزیہ نے دونوں دن مقام اجتماع میں قیام فرمایا۔

مورخہ ۱۳/۷/۸۷ کو صبح گیارہ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں حیدر آباد و سکندر آباد کی قریباً تین صد عورتیں شامل ہوئیں۔ اس جلسہ میں محترمہ امۃ القیوم وسیم صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ مبارکہ افروز صاحبہ و محترمہ منصورہ قانتہ صاحبہ نے حدیث نبوی پیش کی۔ محترمہ رضیہ پروین صاحبہ نے حمد اور محترمہ نزہت فاطمہ صاحبہ نے نعت پڑھی۔ اور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ظہیر آباد نے محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ کی گلپوشی کی۔ بعدہٗ عزیزہ منصورہ کاشفہ، خاکسار امۃ النعیم بشیر، محترمہ صادقہ اسد صاحبہ، عزیزہ بشریٰ سلمیٰ، محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اور محترمہ طاہرہ افتخار صاحب نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ امۃ الانیس صاحبہ، محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ، محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے زمانۂ جاہلیت میں عورت کی گری ہوئی حالت کا نقشہ کھینچ کر اسے آنحضرت صلعم کے عطا کردہ بلند و بالا مقام کو اجاگر کیا اور بہنوں کو ہر شعبۂ زندگی میں اتباع اسوۂ نبوی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

مورخہ ۱۴/۷/۸۷ کو صبح گیارہ بجے لجنہ اماء اللہ سکندر آباد و حلقہ فلک نما کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس الہٰ دین بلڈنگ میں مقرر کیا گیا۔ جس میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کی اور بہنوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنے گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کریں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۵/۷/۸۷ کو بعد نماز فجر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ جڑچرلہ تشریف لے گئیں جہاں مکرم میر احمد عارف صاحب صدر جماعت کے مکان پر ٹھیک دس بجے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے، دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دینے، بدرسومات سے اجتناب کرنے اور اسوۂ رسولؐ کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

جڑچرلہ کی مصروفیات سے فارغ ہوکر آپ محبوب نگر کے بعض احمدی گھرانوں میں تشریف لے گئیں۔ اور پھر وہاں سے چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ ہوئیں اسی روز شام ۵ بجے لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ و دو ڈمان کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے بہنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرنے کی تاکید فرمائی۔

مورخہ ۱۶/۷/۸۷ کو بعد نماز ظہر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ یادگیر کے لئے روانہ ہوئیں۔ (یادگیر میں آپ کی مصروفیات کی رپورٹ علیحدہ دی جارہی ہے۔ ایڈیٹر)

مورخہ ۱۹/۷/۸۷ کو آپ یادگیر سے واپس حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئیں۔ پروگرام کے مطابق اسی روز شام ۵ بجے حلقہ لال ٹیکری حیدر آباد کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں دو احمدی بچیوں کی آمین بھی ہوئی۔ آمین کے بعد آپ نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں قرآن مجید پڑھانے والی بہنوں اور پڑھنے والی بچیوں کو مبارکباد پیش کی اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ اور بچیوں کے قرآن مجید ختم کرنے کی خوشی میں شیرینی تقسیم ہوئی۔ اس اجلاس میں دو زیر تبلیغ غیر احمدی بہنیں بھی شامل ہوئیں۔ نماز مغرب انہوں نے باجماعت ادا کی۔

مورخہ ۲۱/۷/۸۷ کو صبح گیارہ بجے احمدیہ مسجد بی بی بازار میں حلقہ علی بن۔ حلقہ قاضی پورہ۔ حلقہ چنچل گوڑہ۔ اور حلقہ سعید آباد کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ یہاں پانچ بچیوں اور چار بچوں کی تقریب آمین انتہائی سادہ طریق پر لجنہ کی طرف سے رکھی گئی تھی۔ حسب پروگرام ان بچوں اور بچیوں نے قرآن مجید سے متعلق ایک ایک ارشاد ربانی اور حدیث نبویؐ پیش کی۔ حلقہ جات کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ سن کر محترمہ صدر مرکزیہ نے ناصرات کی تنظیم کے ساتھ اطفال کو بھی ٹریننگ دینے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور جن بچوں اور بچیوں نے قرآن شریف ختم کیا انہیں پڑھانے والیوں کو مبارکباد دی۔ نیز دوسری بہنوں کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو قرآنی علوم سے منور کریں۔

مورخہ ۲۲/۷/۸۷ کو صبح گیارہ بجے لجنہ حیدر آباد و سکندر آباد کے زیر اہتمام جلسۂ یوم امہات منعقد ہوا۔ جو شام ۵ بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں چند غیر احمدی معلمات بھی شریک ہوئیں۔ اجلاس کے اختتام پر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے دفتر کا افتتاح محترمہ صدر مرکزیہ کے دست مبارک سے عمل میں آیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

مورخہ ۲۳/۷/۸۷ کو صبح ٹھیک گیارہ بجے ہمارے پروگرام کا آخری تربیتی اجلاس حلقہ جلال کوچہ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر آپ نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں لجنہ اماء اللہ حلقہ جلال کوچہ کی حسن کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات کو عملی جامہ پہنانے اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنے پر زور دیا۔

مورخہ ۲۵/۷/۸۷ کو محترمہ صدر مرکزیہ حیدر آباد سے واپس قادیان تشریف

لے گئیں۔ اپنے اس مختصر دورہ تربیتی دورہ میں مختلف جماعتی تقاریب میں شمولیت کے علاوہ آپ نے متعدد احمدی گھرانوں میں تشریف لے جا کر بیماروں کی عیادت فرمائی اور انہیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور دین کی بیش از بیش مقبول خدمت بجالانے کے لئے صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار اعظم النساء کو بحیثیت صوبائی صدر اور محترمہ امۃ المنیر صاحبہ کو بحیثیت نائب صوبائی صدر محترمہ صدر مرکزیہ کے ساتھ ہر اجلاس میں شرکت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یادگیر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مصروفیات

رپورٹ مرسلہ: محترمہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ مورخہ ۱۶؍۸؍۸۷ کو شام سات بجے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قافلے کے ہمراہ چنتہ کنٹہ سے یادگیر تشریف لائیں۔ اگلے روز ٹھیک اڑھائی بجے بعد نماز جمعہ آپ کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ۲۰۵ بہنیں اور بچیاں شریک ہوئیں۔

جلسے کی کارروائی کا آغاز عزیزہ طاہرہ تسنیم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ لبعدہٗ ایک نظم درثمین سے عزیزہ فریدہ دردانہ نے ع

"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور سیکرٹری لجنہ محترمہ حبیبہ انیسہ صاحبہ نے ماہ اکتوبر سے ماہ جولائی تک کی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ لبعدہٗ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ آندھرا نے بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آخر میں محترمہ صدر مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تمام بہنوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اجتماعی اور انفرادی حیثیت سے اس عظیم الشان اغراض و مقاصد کو بطریق احسن پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس تعلق سے آپ نے عہدیداران اور ممبرات کو بہت ہی بیش قیمت نصائح اور مشوروں سے بھی نوازا۔ خطاب کے آخر میں آپ نے انتخاب عہدیداران لجنہ اماء اللہ یادگیر کی منظوری کا اعلان بھی فرمایا۔

بعد اختتام تربیتی اجلاس مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں محترمہ صدر مرکزیہ نے نئی عہدیداران کو انتہائی لگن اور پیار و محبت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ مورخہ ۱۹؍۸؍۸۷ کو آپ مع قافلہ یادگیر سے واپس حیدرآباد تشریف لے گئیں۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت توجہ فرماویں

امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی دسمبر ۱۹۸۸ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی و انفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقایاجات کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر یہ تفصیل بھجوائی جا سکتی ہے۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں خط لکھتے وقت صاف الفاظ میں اپنا مکمل ایڈریس لکھنا چاہئے۔ جماعتوں میں مقیم مبلغین و معلمین حضرات سے اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

شاہراہ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

ضلع کھمم میں دو نئی جماعتوں کا قیام ۱۷۰ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ آندھرا رقمطراز ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام علاقہ کھمم کا ایک ہزار کلومیٹر پر مشتمل تبلیغی دورہ کیا گیا۔ جس کے لئے محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے جیپ کار کا انتظام فرمایا۔ باقی تمام اخراجات مکرم سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب اور مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب نے برداشت کئے۔ اس وفد میں خاکسار کے ہمراہ مکرم محمد عبید اللہ صاحب قائد مجلس مکرم احمد عبد الماجد صاحب نائب قائد مکرم محمد ضیاء الدین صاحب عزیز رضوان احمد صاحب انصاری عزیز داؤد احمد صاحب الہ دین اور مکرم محمد امجد صاحب (غیر احمدی دوست) تھے سب سے پہلے یہ وفد گکنور پہنچا۔ یہاں غیر از جماعت احباب کی مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کی خدمات دینیہ اور اختلافات کی حقیقت پر روشنی ڈالی بفضلہ تعالیٰ یہاں ۷۰ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اب اس مسجد کی امامت مکرم عبد النبی صاحب ہندی پنڈت احمدی کرتے ہیں اس کے بعد وفد رات ۱۰ بجے گمڈلی پہنچا یہاں بھی رات کو مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس میں خاکسار نے سامعین کو احمدیت سے متعارف کرایا۔ الحمد للہ کہ جملہ سامعین جن کی تعداد ۱۰۰ کے قریب تھی یکجائی طور پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد قاسم صاحب احمدی نے اراکین وفد کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

حضور پُر نور نے ہر دو نئی جماعتوں کے قیام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:-

الحمد للہ ثم الحمد للہ اللّٰھم زِد و بارِک و ثبّت اقدامھم

اسی طرح ماہ جولائی میں خاکسار نے مکرم محمد عبید اللہ صاحب قائد مجلس مکرم احمد عبد الماجد صاحب نائب قائد کے ساتھ علاقہ ورنگل کا ایک تربیتی دورہ کیا جس کے لئے جیپ کا انتظام مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب سابق ایم ایل اے نے کیا یہ دورہ چار صد کلومیٹر پر مشتمل تھا دونوں دوروں میں بکثرت جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور بہت سے افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

بنگلور میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس مزیل بنگلور اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر انتظام مورخہ ۲۶؍۷؍۸۷ کو شام چھ بجے تھیوسوفیکل سوسائٹی ہال میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ پیشوایان مذاہب مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جلسے سے متعلق انگریزی اور اردو اخبارات میں اشتہار دینے کے ساتھ ساتھ شہر کے مختلف اداروں اور معززین کو دعوت نامے بھی بھجوائے گئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور نے انگریزی میں استقبالیہ پڑھ کر سنایا۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ منافرت کے موجودہ ماحول میں جماعت احمدیہ ایک دوسرے کو سمجھنے تمام اہل مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور آپس میں پیار و محبت بڑھانے کے لئے اس قسم کے جلسوں کا اہتمام کرتی ہے۔ تاکہ ساری دنیا میں پیشوایان مذاہب کی عزت و احترام قائم ہو۔ بعدہٗ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے انچارج شری ناگراج نے قومی یکجہتی کے قیام کی خاطر ایسے جلسے منعقد کرنے پر صدق دل سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا

محترم صدر صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں بتایا کہ بانیٔ اسلام کا مقصد تمام دنیا میں امن اور سلامتی کا قیام ہے اور جماعت احمدیہ اسلام کی اسی تعلیم کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ ہماری یہ کوشش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ازاں بعد پروفیسر شری انگ ناتھ شرما آف شنکر آچاریہ متھ نے ہندو مذہب سے متعلق، ایلیٹ رنگ سوامی سیکرٹری مہا بودھی سوسائٹی بنگلور نے بدھ مذہب کے متعلق، خاکسار محمد عمر نے مذہب اسلام سے متعلق، D.A. نی سیوین انچارج سینٹ لوقا چرچ بنگلور نے عیسائیت سے متعلق، شری ابھیناشی سنگھ صاحب جنرل سیکرٹری شری گرو سنگھ سبھا بنگلور نے سکھ مذہب سے متعلق، شری N.C. ناگراج سیکرٹری کرناٹک تھیوسوفیکل فیڈریشن نے تھیوسوفی ازم سے متعلق اور مکرم محمد ابراہیم صاحب سکلاسپور نے احمدیت سے متعلق بیس، بیس منٹ کی تقاریر کیں۔ ہر مقرر نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات بیان کیں اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔

پروگرام کے اختتام پر تین معزز مہمانوں شری وینکٹ رامن، شری ستیہ مورتی اور شری متی واسنتی راؤ نے مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کی پرامن کوششوں کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کیا۔ مناسب موقعہ اختتامی صدارتی تقریر کے بعد جلسہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ سارا ہال تعلیم یافتہ معززین سے پُر تھا۔ جن میں پریس اور ریڈیو کے نمائندے بھی موجود تھے۔ آل انڈیا ریڈیو بنگلور نے اگلے روز شام ۷ بجے اس جلسہ کی رپورٹ نشر کی جس میں پروگرام کی چیدہ چیدہ جھلکیاں پیش کی گئیں۔

جلسہ کے انعقاد کے لئے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر قیادت عہدیداران اور خدام نے دن رات محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے اور جلسہ کے شاندار و دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو نزیل کالیکٹ رقمطراز ہیں کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر خاکسار چند ہفتوں کے لئے جماعت احمدیہ کالیکٹ میں متعین ہو کر مورخہ ۲۸/۶ کو یہاں پہنچا۔ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی ہیں۔ ماہ جولائی کے دوران بعض جماعتوں کی خوش کن مساعی اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں:—

٭ — مورخہ ۴/۷/۸۷ کو کالیکٹ ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ عام مکرم P.A. کنجامو صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم مولوی ٹی۔ ایم محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم احمد سعید صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد خاکسار نے حالات حاضرہ سے متعلق مختلف پیشگوئیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے صداقت احمدیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد مکرم این عبد الرحیم صاحب سابق ایڈیٹر ستیہ دوتن کینانور نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام سے متعلق تازہ تحقیقات پر مشتمل ایک مبسوط تقریر کی۔ اس جلسہ کی رپورٹ مع تصویر مقامی کثیر الاشاعت ملایالم اخبار کالیکٹ ٹائمز میں نمایاں طور سے شائع ہوئی۔

٭ — اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۳۱/۷/۸۷ کو رات آٹھ بجے مقامی ہائی سکول کے لیکچر ہال میں زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبد الشکور صاحب آف پینگاڈی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور خاکسار نے عقائد احمدیت و علامات امام مہدیؑ وغیرہ مسائل پر تقاریر کیں۔

٭ — جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۳ تا ۹ جولائی مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت روزانہ بعد نماز مغرب ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسہ ہوتا رہا۔ جس میں مختلف عنوانات پر روزانہ ایک ایک تقریر ہوتی رہی۔ ان اجلاسات کو مکرم P.A. کنجامو صاحب صدر جماعت، مکرم P.A. سوکویا ہاجی صاحب، مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب، مکرم احمد سعید صاحب، مکرم حافظ منظور احمد صاحب، مکرم ایم عالی کویا صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔

٭ — مورخہ ۵/۷ کو پینگاڈی کے ایک تربیتی جلسہ میں اور مورخہ ۱۷/۷ کو کینانور میں منعقدہ ہفتہ قرآن کے اختتامی جلسہ میں بھی خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔

٭ — مورخہ ۱۲/۷ کو جماعت احمدیہ کوڈیا تھور کے زیر اہتمام بازار میں زیر صدارت مکرم عبد اللہ ماسٹر صاحب منعقدہ ایک پبلک جلسہ کو خاکسار اور مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب نے مخاطب کیا۔

٭ — مورخہ ۱۹/۷ کو کروناگپلی میں اس ZONE کی مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں اوّلاً صبح ۱۰ بجے تا نماز ظہر اور اس کے بعد عصر تک مختلف تبلیغی و تربیتی امور پر غور کرنے کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ بعد نماز عصر مکرم پی عبد الجلیل صاحب صدر جماعت کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ جس میں خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اور مکرم سی۔ ایچ عبد الشکور صاحب نے "نماز" کے عنوان پر ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔ رات ۱۰½ بجے تک مکرم عبد الرحمن صاحب ایڈیٹر "ستیہ دوتن" و صوبائی سیکرٹری تبلیغ کی زیر صدارت ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ کیمپ ہر جہت سے بہت ہی کامیاب ثابت ہوا۔ دوران قیام کروناگاپلی خاکسار کو خدام الاحمدیہ و انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام منعقدہ مختلف اجلاسات میں مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالنے کی توفیق ملی۔

٭ — عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کالیکٹ اور کوڈیا تھور وغیرہ مقامات پر پانچ سعید روحوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

٭ — احباب جماعت اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو مسجد احمدیہ میں لاتے رہے۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے بہت سے غیر از جماعت احباب از خود بھی مسجد احمدیہ میں آتے رہے۔ ان سب سے زبانی تبادلہ خیال ہوتا رہا۔

٭ — اسی اثناء میں خاکسار کی کتاب "ظہور امام مہدی علیہ السلام" (زبان ملایالم) کا اجراء بھی عمل میں آیا۔ الحمد للہ۔

پاڑی پورہ (کشمیر) میں بچوں کی تربیتی کلاس

مکرم میر عبد الرحمن صاحب قائد مجلس پاڑی پورہ لکھتے ہیں کہ مجلس ہذا کے زیر اہتمام مورخہ ۱/۶ سے مورخہ ۱۴/۶/۸۷ تک اطفال و ناصرات کی مشترکہ تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں ۵۰ احمدی اور غیر احمدی بچے شریک ہوتے رہے۔ تربیتی کلاس میں قرآن مجید ناظرہ، قاعدہ یسرنا القرآن، نماز، کتاب یاد رکھنے کی باتیں اور چہل حدیث پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ بچوں کو مختلف تربیتی امور کی جانب بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔

صالح پور (اڑیسہ) میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مکرم سید فضل نعیم صاحب قائد مجلس سونگڑہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۷/۸۷ کو صالح پور میں تعمیر شدہ مکرم سیٹھ عبد الرحیم صاحب آف کوسمبی کے نئے مکان میں اجتماعی دعا کی غرض سے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم سید عبید السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ نے کی۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزم مظفر احمد خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "داعی الی اللہ" کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کرائی۔ جلسہ میں موجود ایک غیر احمدی دوست کو احمدیت کا پیغام بھی پہنچایا گیا۔ صدر اجلاس کی اختتامی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ صاحب خانہ کی طرف سے تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ ای۔ وی۔ رحیمہ صاحبہ برادر زادی مکرم [illegible] محمد صاحب بی اے بی ٹی ادیب فاضل کینانور (کیرلہ) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے بی اے فائنل کے امتحان میں کیرالہ سٹیٹ میں اول آئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ ایم اے میں بھی اعلیٰ درجہ کے ساتھ کامیابی حاصل کر سکیں اور یہ کامیابیاں ان کے لئے مبارک ہوں۔

خاکسار ۔ ملک صلاح الدین قائم مقام امیر مقامی

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ہندی سنسکرت کلاس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کلاس کا کورس تین سال کا ہوگا اور اس عرصہ میں ہندی، گورمکھی، سنسکرت اور ویدک سنسکرت میں مہارت کر [illegible] کروایا جائیگا۔

ایف اے پاس یا انڈر گریجوایٹس جنہوں نے ہندی کا مضمون لے رکھا ہو۔ اس کلاس میں لئے جا سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں مع کوائف کے بھجوائیں۔ حسب قواعد اس کلاس سے فارغ ہونے کے بعد سلسلہ کی خدمت کرنی ہوگی۔ دوران تعلیم معقول وظیفہ اور دیگر سہولتیں دی جائیں گی۔

ناظر تعلیم قادیان

شکریہ اور درخواست دعا

خاکسار کے شوہر محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم سابق ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اندوہناک وفات پر بہت سے بھائی بہنوں نے بذریعہ خطوط و ٹیلیگرام ہم سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ افسوس کہ میں ان سب کو فرداً فرداً جواب تحریر کرنے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ تعزیت و ہمدردی کرنے والے تمام بہن بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے۔ اور میرے بچوں کو اپنے مرحوم والد کی دلی خواہش کے مطابق صحیح معنوں میں خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ امتہ القیوم
اہلیہ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش مرحوم قادیان

آزاد بھارت کے چالیس سال

آزادی کے بعد گذشتہ چار دہائیوں میں تمام شعبوں میں اہم پیش رفت کی ہے۔ ہم سب متحد ہو کر ایک نصب العین کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں اور وہ ہے بھارت کو ترقی کی چوٹی پر پہنچانا۔

آج ہمارے لئے باعث فخر ہے

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۷ اور ۸؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

عہدیداران وارکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۷ اور ۸؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش (۱۹۸۷ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ ناظمین علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس بابرکت روحانی اجتماع میں اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں نیز دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع

۹ تا ۱۱؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

جملہ عہدیداران وممبرات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۹، ۱۰، ۱۱؍اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ۔ ہر لجنہ اس روحانی اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوانے کی کوشش کرے۔ نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ وناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۷ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیار کر کے لانے کی کوشش کریں۔ چونکہ اجتماع بجٹ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ شرح لائحہ عمل ۱۹۸۷ء میں درج ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جیسا کہ مجالس بھارت کو علم ہے کہ امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی ۹، ۱۰، ۱۱؍اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اجتماع کے موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی پروگراموں کا سرکلر جملہ مجالس بھارت کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ اگر کسی وجہ سے کسی مجلس کو سرکلر تا حال نہ ملا ہو تو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔ قائدین مجالس اس سرکلر کو تمام خدام تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHON. 275475
RESI. 273963 } CALCUTTA-700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES. & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET. CALCUTTA-700072.

[illegible]

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCY.
PLOT NO-6, GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)

PHONS { OFFICE. 6348179
RESI. 629389 } BOMBAY-400099

ھُوالناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۷۰۰۰۰

ارشاد باری تعالیٰ

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ہر قوم کے لئے ہادی و رہنما بھیجا گیا ہے۔

(طالب دعا)

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

13-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONES { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈیلیرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز
اینڈ جے۔ این انٹرپرائزز

NO.75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
5. ALBERT VICTOR ROAD FORT.
GRAM - MOOSA RAZA
FONE:- 605558. } BANGALORE - 560002 -

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:-
SAIRA Traders.
WHOL SALEDEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE NO. 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ لون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ
(بیستہ)
نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۰)

NIR ®
CALCUTTA

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، لیدر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!